عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ شمارہ ۴۶

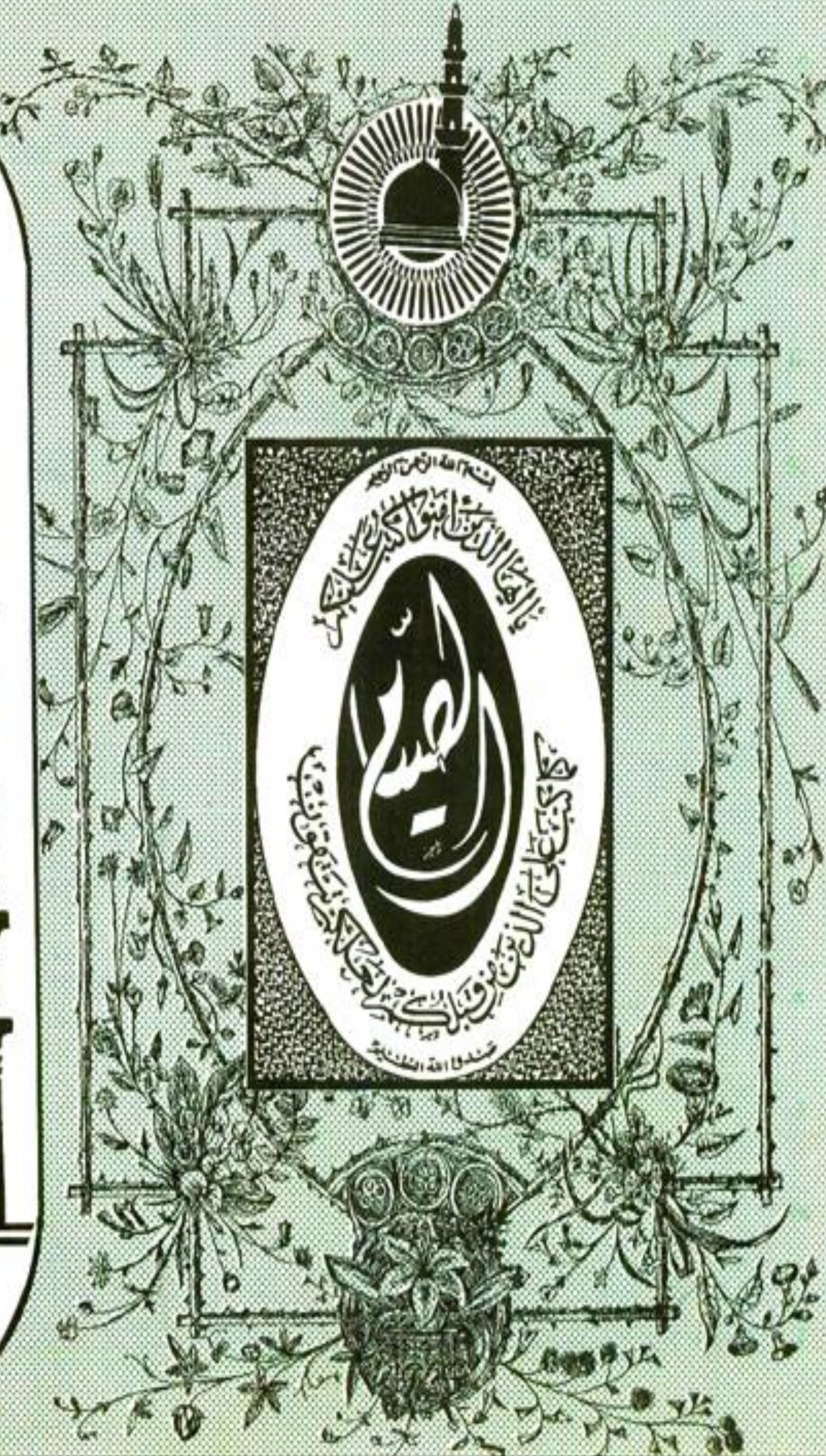

قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار

مرزا طاہر کی بوکھلاہٹ

مسائل صیام

تھپڑاخہ

ایک قادیانی کے خط کا جواب ۲

ماہِ صیام

مبارک ہو مہینہ خیر کا ماہِ صیام آیا !
نہ ہے تقدیر یہ سارے مہینوں کا امام آیا

جھکاؤ سر، عبادت کا مہینہ آن پہنچا ہے
صفیں باندھو پتے سجدہ کہ یہ ذی احترام آیا

اترتے ہیں زمیں پر صف بہ صف مرے ملائک کے
مبارک ساعتیں لے کر مہینہ ذوالکرام آیا

ہر اک سو دور دورہ تھا جہاں میں تیرہ بختی کا
مٹانے ظلمتوں کو عرش سے حق کا کلام آیا

بقدرِ تشنگی پائی ہے مئے ایمان والوں نے
بقدرِ ظرف اُن کے واسطے رحمت کا جام آیا

سحر کے وقت اُٹھے سنتِ سرورؐ ادا کر لی
کیا افطار روزہ خیر سے جب وقتِ شام آیا

گئے گیارہ مہینے اب نزولِ فضلِ باری ہے
برائے اُمتِ مرحوم بخشش کا پیام آیا

سنایا تو نے مژدہ نعمتوں کا اہل ایماں کو
جزاک اللہ غازیؔ تا بہ لب حسن کلام آیا !

مسلم غازی

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۱۴ تا ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ مطابق یکم تا ۷ مئی ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۶

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ___ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ___ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان - ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
جاپان	۳۷۵ روپے
فی جی - نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب - پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ___ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ___ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ___ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ___ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ___ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ___ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ___ محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ___ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ___ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ___ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ___ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ ___ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ ___ غلام حسین
ٹنڈو آدم ___ محمد راشد مدنی
پشاور ___ مولانا نور الحق نور
لاہور ___ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ ___ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ___ مولوی فقیر محمد
لیہ ___ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ___ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ___ فیاض حسن سجاد - نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ___ محمد متین خالد
ملتان ___ عطاء الرحمان
سرگودھا ___ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ___ نذیر احمد بلوچ
گجرات ___ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ___ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ___ چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ___ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ___ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ___ ہدایت اللہ
بارباڈوس ___ اسماعیل قاضی
کینیڈا ___ آفتاب احمد
سوئزرلینڈ ___ [illegible]
ٹرینیڈاڈ ___ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ___ محمد اقبال
اسپین ___ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ___ محمد ادریس
ناروے ___ [illegible]
افریقہ ___ محمد زبیر افریقی
ماریشس ___ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ___ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ___ محی الدین خان

بغاوت کے شعلے ـــــ باغی کون ؟

ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت چھ ایسی تنظیموں اور جماعتوں کو خلاف قانون قرار دینے پر غور کر رہی ہے جو صوبائی تعصب پھیلاتی ہیں ۔ وہ کونسی جماعتیں ہیں ان کے نام اخبار میں درج نہیں ہیں۔ تاہم ایک ایسی سیاسی جماعت بھی ملک میں موجود ہے جو نہ صرف مذہب کے نام پر دھوکہ دیتی ہے بلکہ اس کے سیاسی عزائم بھی خطرناک ہیں ۔ اور وہ ہے قادیانی جماعت ـــ اس سیاسی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی آج کل کیسٹیں پاکستان میں پہنچ رہی ہیں جن میں وہ اپنے پیروکاروں کو پاکستان کے خلاف بغاوت اور سرکشی پہ اکسا رہا ہے وہ صاف اور واضح الفاظ میں کہتا ہے کہ

۱ لاکھوں احمدیوں کو میدان میں اترنا چاہیے

۲ یہاں افغانستان کے حالات پیدا کر دینے چاہییں ۔

۳ پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا ۔

۴ عنقریب ہماری جماعت بہت بڑی کامیابیوں کی خبر سنے گی وغیرہ وغیرہ

جو لوگ مرزا طاہر کی کیسٹ سنتے ہیں وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ مرزا طاہر اپنے پیروکاروں کو بغاوت اور سرکشی پہ اکسا رہا ہے (اس کی تقریروں سے مایوسی اور بددلی بھی ٹپکتی ہے کبھی کبھی وہ اپنے ہی پیروکاروں پر برس پڑتا ہے) اس کا طریقہ کار اپنے دادا مرزا قادیانی کے طریقہ کار کے بالکل برعکس ہے ۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے جو شرائط بیعت لکھی ہیں مرزا طاہر بھی انہی شرائط پر بیعت لیتا ہے ۔ ان شرائط میں بطور خاص یہ بات شامل ہے کہ جس حکومت کے زیر سایہ رہو اسے "اولی الامر" سمجھو اور اس کے خلاف بغاوت یا سرکشی نہ کرو ۔ چنانچہ آج قادیانی جہاں بھی ہیں ۔ خواہ وہ اسرائیل ہو، امریکہ ہو، برطانیہ ہو، کینیڈا ہو، مغربی جرمنی ہو، جنوبی افریقہ ہو، وہاں کی حکومتوں کو اولی الامر سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ حکومتیں غیر مسلم ہیں ۔

اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے جو تعلقات ہیں وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ اسرائیل تمام دشمن ممالک خصوصاً عربوں اور پاکستان کا بدترین دشمن ہے ۔ ان کا نہ صرف وہاں مشن موجود ہے بلکہ یہ یہودی فوج میں بھی بھرتی ہیں اور یہودیوں کے قدم بقدم فلسطین کے نہتے مسلمانوں کا خون بھی بہا رہے ہیں ۔ اس بات کا ثبوت مرزا قادیانی کی کتب اور اس کے طرز عمل سے بھی ملتا ہے کہ قادیانی ہر حکومت کو "اولی الامر" سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کو فرض قرار دیتے ہیں ۔ جب مرزا قادیانی نے دعوائے نبوت کیا تو اس وقت انگریز برسر اقتدار تھا ۔ اگرچہ اس نے دعوائے نبوت انگریز کے اشارے اور ہدایت پر کیا تھا لیکن پھر بھی اسے یہ خطرہ لاحق تھا کہ اس کے دعوائے نبوت کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہیں وہ اسے قتل کر دیں گے ۔ ـــ اس لیے اس نے اپنی محسن گورنمنٹ انگریزی کو لگاتار خطوط لکھے ، اس سے مدد کی درخواست کی اور ساتھ ہی اس کو "اولی الامر" قرار دیکر اس کی اطاعت کو فرض قرار دیا ۔ مزید یہ کہ اس وقت مسلمان انگریزوں کے خلاف برسرپیکار تھے ان کو باغی قرار دیا اور جہاد کی حرمت کا فتویٰ صادر کیا ۔

آج بھی قادیانی جہاں ہیں وہ اس ملک کی حکومت کو "اولی الامر" ہی سمجھتے ہیں برخلاف پاکستان کے ۔ یہاں وہ شرائط بیعت اور اپنی عادت و فطرت کے برخلاف چل رہے ہیں جیسا کہ مرزا طاہر کے پاکستان پہنچنے والے کیسٹوں سے صاف ظاہر ہے ۔ مرزا طاہر فطرتاً غنڈہ اور بدمعاش ہے ۔ اس لیے کہ علم اور ایمان دونوں سے بے بہرہ اور کورا ہے ۔ ۱۹۷۴ء میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے ساتھ غنڈہ گردی کرانے والا مرزا طاہر ہی تھا ۔ اس کے خیال میں یہ بات تھی کہ جس طرح ہم قیام پاکستان سے لیکر ۱۹۷۴ء تک سول اور فوج میں موجود قادیانی افسروں کے سہارے غنڈہ گردی کرتے آرہے تھے اب بھی کچھ نہیں ہوگا ۔ لیکن جو کچھ ہوا وہ سب کے سامنے ظاہر ہے ملک میں زبردست تحریک چلی

اور بالآخر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر چوہڑے چماروں کی صف میں کھڑا کر دیا گیا۔

جب اس کا بڑا بھائی مرزا ناصر واصل جہنم ہوا تو مرزا طاہر غنڈہ گردی کرکے رائل فیملی کا سربراہ بن گیا۔ سربراہ بننے کے بعد اس نے علماء کرام اور مجاہدین ختم نبوت کو اغوا کرنے اور انہیں قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ ابتدائی طور پر اس نے مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرایا اس لیے کہ اس سے ذاتی رقابت بھی تھی کیونکہ اس نے مرزا طاہر کے چچیرے بھائی ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ مرزا طاہر کو مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا خاصا مہنگا پڑا کہ وہ جن لوگوں کے ٹکڑوں پر اپنے اور اپنے خاندان کا پیٹ پال رہا تھا اور ان کی دولت کے بل بوتے پر شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ زندگی بسر کر رہا تھا۔ انہوں کو بے یار و مددگار چھوڑ کر رات کی تاریکی میں لندن فرار ہو گیا۔ یہ مرزا طاہر اور اس کی رائل فیملی کے لیے بہت بڑا دھچکا تھا۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر اس پر جہالت غالب آگئی اور اس کا جذبہ انتقام بھڑک اٹھا۔ جذبہ انتقام میں وہ یہ بھی بھول گیا کہ میرے دادا مرزا قادیانی نے جو شرائط بیعت رکھی ہیں ان کے مطابق تو ہم نے اور ہمارے پیروکاروں نے ہر حکومت کی غلامی کرنی ہے گویا جس کا کھانا اسی کا گانا۔

چنانچہ اس کے نزدیک اسرائیل، بھارت، امریکہ، برطانیہ، فرانس، مغربی جرمنی، جنوبی افریقہ، کنیڈا اور دوسرے غیر مسلم ممالک کے لیے شرائط بیعت جوں کی توں ہیں۔ لیکن پاکستان کے لیے وہ شرائط ختم ہو چکی ہیں۔ اسی لیے وہ وہاں بیٹھ کر اپنے پیروکاروں کو پاکستان کے خلاف بغاوت پر اکسا رہا ہے۔

- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے! کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو اسمبلی میں ان پر حجت تمام کرنے کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن وہ اس قانون کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ ملک میں مسلمان عوام کے جذبات کو مشتعل کرکے نقض امن کا مسئلہ پیدا کیا جا رہا ہے۔
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ مرزا طاہر اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کر رہا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف قربانی دینے کیلئے تیار ہو جائیں!
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ مرزائی کھلے عام اسلحے کی نمائش کر رہے ہیں؟
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ مرزا طاہر نے پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی پیشگوئی کی اور یہاں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے پر اکسایا!
- —— کیا بغاوت نہیں ہے کہ پرامن شہریوں کو اغوا کرکے نامعلوم مقامات پر لیجا کر قتل کر دیا!
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ پشاور، راولپنڈی، لاہور اور بلوچستان میں بموں کے دھماکے کرائے۔ جن سے لاتعداد مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔
- —— کیا یہ بغاوت نہیں ہے کہ اندرون سندھ خصوصاً حیدر آباد اور کراچی میں بھائی کا بھائی سے گلا کٹوایا جا رہا ہے اور یہاں خانہ جنگی کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔

سوچنے کا مقام ہے کہ جو جماعت جو تو ہر حکومت کی غلامی اور اطاعت کو جزو ایمان سمجھتا ہے وہ پاکستان کے خلاف بغاوت کو ایمان کا جزو کیوں قرار دینے لگا ہے۔ آخر یہ دو رنگی کیوں ہے؟! اس کی وجہ جہاں تک ہم سمجھے ہیں یہ ہے کہ قادیانی ایک عرصہ سے یہ خواب دیکھتے چلے آ رہے تھے کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کا اقتدار انہیں حاصل ہو جائے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ان کا یہ خواب پورا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے ملک میں جو گڑبڑ ہو رہی ہے اس کی ڈور مرزا طاہر کے ہاتھ میں ہے۔

کراچی اور حیدر آباد میں گذشتہ فسادات کے بعد امن بحال ہو گیا۔ لیکن اب پھر فسادات پھوٹ پڑے ہیں جن میں متعدد افراد جاں بحق اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہو چکے ہیں۔ ہم پہلے بھی انہی کالموں میں نشاندہی کر چکے ہیں کہ کراچی کی اہم پوسٹوں پر قادیانی بیٹھے ہوتے ہیں کوئی بھی محکمہ لے لیں قادیانی نظر آئیں گے۔ اندرون سندھ میں جب سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہمارے سندھی نوجوان بیدار ہوئے ہیں اس وقت سے سندھ میں قادیانیوں کا رہنا مشکل ہو چکا ہے۔ چنانچہ اندرون سندھ خصوصاً سکھر اور اس کے نواح میں جو قادیانی آباد تھے وہ سب کراچی منتقل ہو چکے ہیں۔ پنجاب سے بھی یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ وہاں سے قادیانی کراچی منتقل ہو رہے ہیں۔ ان میں زبان نورس کے مسلح اور تربیت یافتہ نوجوان بھی شامل ہیں اس لیے کراچی میں جلد جلد فسادات پھوٹنے کی وجہ یہاں قادیانیوں کی تعداد میں اضافہ ہے۔ جس کی طرف حکومت کو کوئی توجہ نہیں ہے۔ اگر حکومت کو ملک کا استحکام اور ترقی عزیز ہے تو وہ جہاں ایسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دینے کا سوچ رہی ہے جو تری یا سرا با نعصب پھیلا رہی ہیں تو وہاں قادیانی جماعت پر بھی پابندی عائد کر دینی چاہیے کیونکہ یہ جماعت تمام برائیوں کی جڑ ہے

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص کریم پر احسان کرتا ہے اس کو غلام بنا لیتا ہے اور جو ذلیل (لئیم) شخص پر احسان کرتا ہے اسکی دشمنی اپنی طرف کھینچتا ہے (کنز)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور اپنا احسان مومنین پر کرو (مشکوٰۃ)

اور اس میں علاوہ بالائی مصالح کے متقی اور مومنین کا اعزاز واکرام بھی ہے اور یہ خود مستقل طور پر مندوب اور مامور بہ ہے اسی وجہ سے علماء نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کی جس میں آپؐ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے (مشکوٰۃ) منجملہ دوسری وجوہ کے ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے میں اس کا اعزاز واکرام ہے

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال یارسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جھد المقل وابدأ بمن تعول (رواہ ابوداؤد وغیرہ مشکوٰۃ)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نادار کی انتہائی کوشش اور ابتداء اس سے کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔

ف: یعنی جو شخص خود ضرورت مند ہو، فقیر ہو نادار ہو وہ اپنی کوشش سے اپنے کو مشقت میں ڈال کر جو صدقہ کرے وہ افضل ہے۔ حضرت بشرؒ فرماتے ہیں کہ تین عمل بہت سخت ہیں یعنی ان میں ہمت کا کام ہے ایک تنگدستی کی حالت میں سخاوت دوسرے تنہائی میں تقویٰ اور اللہ کا خوف، تیسرے ایسے شخص کے سامنے حق بات کہنا جس سے خوف ہو یا امید ہو (اتحاف) یعنی اس سے اغراض وابستہ ہیں، اور اندیشہ ہے کہ وہ حق بات کہنے سے میری اغراض پوری نہیں کریگا یا کسی قسم کی مضرت پہنچائے گا۔

حق تعالیٰ شانہٗ کے کلام پاک میں بھی اس کی طرف اشارہ گذر چکا ہے جیسا کہ آیات کے سلسلہ میں نمبر ۲۰ پر گذرا کہ وہ حضرات باوجود اپنے حاجت اور فقر کے، دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے ذیل میں اس کی کچھ تفصیل بھی گذر چکی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ارشاد فرماتے ہیں تین شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے پاس سو دینار (اشرفیاں) تھے میں نے ان میں سے دس دینار اللہ کے واسطے صدقہ کر دیئے دوسرے صاحب نے عرض کیا کہ میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ تیسرے صاحب نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک ہی دینار تھا، میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ تم تینوں کا ثواب برابر ہے اس لئے کہ ہر شخص نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں اسی قسم کا ایک اور قصہ وارد ہوا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جواب میں ہے۔ کہ تم سب ثواب میں برابر ہو کہ ہر شخص نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا۔ اس حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ پڑھی لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ (کنز) یہ آیت سورۃ طلاق کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق خرچ کرنا چاہیے۔ جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ جل شانہٗ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے (یعنی امیر آدمی اپنی حیثیت کے موافق خرچ کرے اور غریب آدمی اپنی حیثیت کے موافق کیونکہ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے (اور غریب آدمی اس سے خرچ کرتا ہوا نہ ڈرے کہ بالکل ہی نہیں رہے گا) خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی ہی فراغت بھی دے گا۔"

علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں اس آیت شریفہ کے ذیل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی روایت کے ہم معنی دوسرے بعض صحابہؓ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اور ان سے بڑھکر ایک صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بھی ثواب میں بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح کہ ایک آدمی کے پاس دو ہی درہم فقط ہیں، اس نے ان میں سے ایک صدقہ کر دیا، دوسرا شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس بہت بڑی مقدار میں مال ہے، اس نے اپنے کثیر مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کئے تو یہ ایک درہم ثواب میں بڑھ جائے گا،

علامہ سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں حضرت ابوذرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایات سے اس کو نقل کیا ہے اور صحیح کی علامت لکھی ہے نادار کی کوشش یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہیں، ان میں سے ایک صدقہ کر دے۔

اس سے بڑھکر یہ ہے کہ جس کو امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے تو ہم میں سے بعض آدمی بازار جاتے اور اپنے اوپر بوجھ لاد کر مزدوری میں ایک مُد (جو حنفیہ کے نزدیک ایک سیر وزن ہے اور دوسرے حضرات کے نزدیک تین پاؤ سے بھی کم

کم ہے کماتے اور صدقہ کر دیتے (فتح)

بعض روایات میں ہے کہ ہم میں سے وہ آدمی جس کے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا، بازار جاتے اور لوگوں سے اس کی خواہش کرتے کہ کوئی مزدوری پر کام کرائے اور اپنی کمر پر بوجھ لاد کر ایک مُد مزدوری حاصل کرتے، راوی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہاں تک خیال ہے خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی نے اپنا ہی حال بتایا ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اس پر یہ باب ذکر کیا ہے" بیان اس شخص کا جو اس لئے مزدوری کرے کہ اپنی کمر پر بوجھ لادے اور پھر اس مزدوری کو صدقہ کر دے۔

آج ہم سے بھی کوئی اس اُمنگ کا آدمی ہے کہ اسٹیشن پر جا کر صرف اس لیے بوجھ اُٹھائے کہ دو چار آنے جو مل جائیں گے وہ ان کو صدقہ کر دے گا۔ ان حضرات کو آخرت کے کھانے کا ہر وقت اتنا ہی فکر رہتا جتنا ہمیں دُنیا کے کھانے کا، ہم اس لیے مزدوری کرتے ہیں کہ آج کھانے کو کچھ نہیں لیکن یہ اس لیے مزدوری کرتے تھے کہ آج آخرت میں جمع کرنے کو کچھ نہیں ہے۔ ابتداء اسلام میں بعض منافق ایسے لوگوں پر طعن کرتے تھے، جو مشقت اُٹھا کر تھوڑا تھوڑا صدقہ کرتے تھے،

حق تعالیٰ شانہٗ نے ان پر عتاب فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ،

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُہْدَہُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْہُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰہُ مِنْہُمْ ۡ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (توبہ ع۱۰) یہ (منافق) ایسے لوگ ہیں کہ نفل صدقہ کرنے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارہ میں طعن کرتے ہیں، اور بالخصوص ان لوگوں پر (اور بھی زیادہ) طعن کرتے ہیں جن کو بجز محنت اور مزدوری کے کچھ میسر نہیں ہوتا یہ (منافق) ان کا مذاق اُڑاتے ہیں ، اللہ جل شانہٗ ان کے مذاق اُڑانے کا بدلہ (اسی نوع سے) دے گا۔ کہ آخرت میں ان احمقوں کا بھی ایسا مذاق اُڑایا جائے گا

باقی صفحہ پر

مسائل رمضان المبارک

از مفتی غلام مرتضیٰ
جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ

صوم کا معنی المنجد میں لکھا ہے صام، یصوم، صوماً یعنی رُکنا باز رہنا اور خاموشی (نیز کہا) عربی محاورہ ہے...... صوماً - یہ شخص روزہ رکھنے والا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (پ۱۶ مریم) یعنی جب مریم علیہا السلام پر قوم نے اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی تو آپؑ نے قوم کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے خاموش رہنے کی نذر مانی ہے (اگرچہ اسلام میں چپ رہنا اور اس کا روزہ رکھنا جائز نہیں اور یہ حکم منسوخ ہے) اور صوم کی شرعی تعریف یہ ہے کہ امساک عن الاکل والشرب و الجماع مع النیۃ) یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکنا نیت کے ساتھ روزہ کہلاتا ہے احناف کے نزدیک روزہ کی نیت ضروری ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں وبصوم غد نویت من شہر رمضان اور یہ نیت رمضان المبارک کے روزوں اور نذر معین اور نفل روزوں کے لیے ضحویٰ کبریٰ تک جائز ہے (تقریباً ۱۱ بجے تک فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص۳۴۴ ج ۶) اور باقی روزوں کیلئے رات ہی نیت کرنا ضروری ہے۔ (رد المختار ص۱۲۶ ج ۲) اور نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں اور زبان سے الفاظ نیت کہے تو گناہ بھی نہیں بلکہ بہتر ہے کہ زبان سے الفاظ مذکورہ کہہ لے۔

مسئلہ ۱ :۔ روزہ کے دن میں سرمہ لگانا خوشبو سونگھنا جائز و درست ہے، روزہ ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی اس سے روزہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲ :۔ لوبان وغیرہ کی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے نسوار، تمباکو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر ان دھوؤں کے علاوہ مثلاً عطر کیوڑہ گلاب کا پھول سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۳ :۔ دیہاتوں میں خاص کر اگربتی جلانے کا شوق بہت پایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ روزہ کے ماہ میں دن کو اگربتی نہ جلائی جائے۔ کیونکہ اس کو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ۴ :۔ تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہیے جتنا ہو نیز منہ کی رال سڑک کر نکل گیا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس طرح ناک کی رینٹھ کو زور سے سڑکا کر حلق میں رینٹھ چلی گئی۔ تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۵ :۔ منہ سے خون نکلتا تھا اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا اگر خون تھوک سے زیادہ تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر خون کم تھا تو روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ ۶ :۔ کوئلہ چبا کر دانت صاف کرنا اور منجن سے دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ان دونوں چیزوں سے کوئی چیز حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے اور مسواک سے دانت صاف کرنا سنت و جائز ہے۔ خواہ شام ہی کو کیوں نہ ہو۔ اور اس طرح مسواک سوکھی ہو تازہ، اگر نیم کی مسواک ہو کہ اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہو تب بھی جائز ہے حدیث میں ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوشبو سے زیادہ پیاری ہے چنانچہ حافظ شیرازؒ کہتا ہے۔

حافظ مسکین چہ کنی مشک ختن را
از گیسوئے احمد بستاں عطر عدن را

امام الانبیاء ؐ کے گیسوئے مبارک سے عطر بدن کو بسا لے۔ اس منہ کی بدبو سے مراد دانت کی وہ بدبو جو مسواک نہ کرنے سے ہوتی ہے مراد نہیں بلکہ اس بدبو سے مراد وہ بدبو ہے جو خالی المعدہ ہونے سے معمولی سا تعفن محسوس ہوتا ہے مسواک نہ کرنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں خواہ صبح کو کرے یا شام کو سوکھی ہو یا تازہ تمام قسموں کی مسواک کرنا سنت ہے

مسئلہ ۷:۔ روزہ کی حالت میں غسل کرنا جائز ہے۔ خواہ غسل مرتبہ بھی ہو اس طرح مبلول ثوب یعنی بھیگا ہوا کپڑا جسم پر لپیٹنا بھی روزہ کی حالت میں جائز ہے۔ کیونکہ حدیث ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرج (مدینہ سے تین مراحل پر ایک مقام ہے) میں روزہ کی حالت میں تشریف لے گئے اور آپؐ نے پیاس یا گرمی کی شدت کی بنا پر اپنے سر مبارک پر پانی ڈالا، بذل المجہود فی حل ابی داؤد ص۱۸۶ ج ۱۱ میں عبداللہ بن عمرؓ کا فعل نقل کیا ہے کہ حالت صیام میں غسل کرتے اور کپڑا بھیگا ہوا پہنا کرتے تھے۔ بہرحال مفتی بہ یہی قول ہے کہ غسل کرنا اور تر کیا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔

مسئلہ ۸:۔ حالت اعتکاف میں معتکف کو غسل تبرید (محض ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا) اور مسجد سے باہر جانا جائز نہیں اور غسل فرض کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ اور رمضان المبارک کا یہ ماہ خصوصی طور پر شدید گرمی میں آ رہا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔ البتہ رد المحتار ص... میں ہے کہ اگر غسل تبرید کے لیے مسجد کا ایک کنارہ استعمال کر لیں تو کوئی حرج نہیں اگر مسجد کی فرش کے بغیر غسل ہو سکتا ہے۔ تو مسجد کے اندر غسل کر سکتا ہے اور اس کا طریقہ استاذ محترم مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسجد کے بالکل آخری کنارے میں ایک لکڑی کا تختہ رکھ لیں اور اپنے بدن پر اس طریقے سے پانی ڈالیں کہ پانی لکڑی کے تختہ پر گرنے کے بعد مسجد سے خارج ہو جائے تاکہ مسجد بھی آلودگی سے بچ جائے اور غسل تبرید بھی ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رمضان المبارک کے روزوں کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اس لیے روزوں میں کوتاہی کرنے کا گناہ بھی شدید ہوتا ہے۔ ان مسائل کا خصوصی خیال رکھیں تاکہ رمضان المبارک کی برکات سے ہم مالا مال ہو سکیں، دن کو ضرور روزہ رکھیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن روزہ داروں کے واسطے عرش کے نیچے دسترخوان چنا جائے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور تمام لوگ حساب کتاب میں پھنسے ہوں گے اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی تک حساب کتاب میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم روزہ نہیں رکھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عبرت آموز خواب

مولانا محمد اکرم طوفانی، سرگودھا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنا خواب بیان فرمایا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں دو آدمی پہلے سے موجود تھے۔ ان میں سے ایک آدمی تو بیٹھا ہوا تھا دوسرا کھڑا، کھڑا آدمی بیٹھے ہوئے کا جبڑا پھاڑ رہا تھا۔ ایک طرف کا جبڑا چیرنے کے بعد دوسری طرف متوجہ ہوتا تو پہلا ٹھیک ہو جاتا اور یہ آدمی پھر دوسرے کو شروع ہو جاتا، اور پھر پہلے کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔ تو جو آدمی مجھے لائے تھے کہنے لگے ابھی اور آگے چلئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کے پاس پہنچا جو لیٹا ہوا تھا اور اس کا سر ایک آدمی ایک بڑے پتھر سے پھوڑ رہا تھا۔ ایک بار پتھر مارنے کے بعد جب وہ دوبارہ پتھر لینے کے لیے جاتا ہے تو سر اتنی دیر میں پھر ٹھیک ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے تو وہ دونوں بولے ابھی اور آگے چلئے تھوڑی دیر بعد ایک ایسا غار دیکھا جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ نیچے سے چوڑا تھا اور اس میں بہت تیز آگ جل رہی تھی میں نے دیکھا کہ اس میں بہت سی عورتیں اور مرد ننگے بند ہیں اور جب آگ کے شعلے بلند ہوتے تو وہ بھی اُبال کی طرح اوپر آ جاتے مگر جیسے ہی شعلے دھیمے پڑتے وہ نیچے چلے جاتے اور تہہ میں پہنچ جاتے، میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے۔ تو پھر اُن دونوں نے یہی جواب دیا کہ ابھی اور آگے چلئے اس کے بعد خون کی ایک ایسی نہر پر پہنچے جس کے درمیان ایک شخص پھنسا ہوا تھا وہ جب بھی کنارے کی طرف سے نکلنے کی کوشش کرتا ایک شخص اسے پتھر مار کر اندر گرا دیتا میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے ان دونوں نے وہی سابقہ جواب دہرایا کہ ابھی اور آگے چلئے، آخر میں نے اُن دونوں سے کہا کہ رات بھر اتنا چکر کٹوایا مجھے جواب بتاؤ یہ سب کیا ماجرا ہے تو ان دونوں میں سے ایک نے بتایا کہ میں جبرائیل ہوں اور میرا دوسرا ساتھی میکائیل ہے۔ پہلا آدمی جس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ ایک جھوٹا شخص تھا۔ اب قیامت تک اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا اور جس آدمی کا سر پھوڑا جا رہا تھا وہ ایک عالم حافظ قرآن تھا جس نے سب کچھ جانتے ہوئے کچھ عمل نہیں کیا اب قیامت تک اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا اسی طرح جو لوگ آگ کے تنور میں بند تھے۔ وہ زناکار لوگ تھے اور جس کو خون کی نہر میں غوطے کھاتے دیکھا وہ سود خور تھا۔ (مشکوٰۃ)

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

جہانوں کا دستور حیات

دوست محمد مزاری ـــــ خان پور

سرکار دو عالم فخر بنی آدم رسول الثقلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ ظاہری و باطنی وسعتوں اور پنہائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں اور وہ کسی شخص واحد کا دستور زندگی نہیں بلکہ جہانوں کیلئے ایک مکمل دستور حیات ہے۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جائیگا اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری اور ہمواری کیلئے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائیگی۔ زمانہ اور اس کا ارتقائی تمدن ارتقائی حرکت سے کہاں سے کہاں پہنچ گیا اور کل کو نہ معلوم کہاں تک جا پہنچے اور اس کی تمدنی زندگی کے گوشے کتنے ہی پھیل جائیں اور پھیل کر زمین و آسمان اور فضا و خلاء سب ہی کو ڈھانپ لیں۔ پھر بھی یہ ارتقائی سیرت اور اس کے تدین کے گوشے اسی حد تک تمدنی زندگی کی تقویم و اصلاح کیلئے شاخ در شاخ ہو کر نمایاں ہوتے رہیں گے۔ جیسا کہ وہ اب تک زمانہ کی مدنی ترقی کے ساتھ ساتھ نمایاں ہوتے رہے اور ان میں سکون و اطمینان کی روح پھونکتے رہے ہیں۔

ذات نبوی میں علوم قرآنی کا ظہور

اس کی شرعی وجہ یہ ہے کہ آیت و انک لعلی خلق عظیم کے بارے میں جب حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی اس خلق عظیم کی سیرت و اخلاق کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وکان خلقہ القرآن آپ کا خلق سیرت یہ قرآن ہی تو ہے اور قرآن کے بارے میں خود حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولا ینقضی عجائبہ ولا یخلق من کثرۃ الرد۔ اس قرآن کے عجائبات (علوم و معارف) کبھی ختم ہونے والے نہیں اور یہ بار بار کے تکرار سے کبھی بھی پرانا نہیں ہوگا (کہ اس سے دل اکتا جائیں) اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سیرت کے عجائبات بھی کبھی منتہی ہونے والے نہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ قرآن مجید میں لا محدود عجائبات علمی ہیں اور ذات با برکات نبوی کی سیرت میں یہی عجائبات عملی صورت میں ہیں گویا ایک علمی قرآن مجید ہے اور ایک عملی قرآن مجید یعنی سیرت ہے جو صورت نبوی میں محفوظ ہے اور دونوں آپس میں ایک دوسرے پر من و عن منطبق ہیں۔ پس قرآن مجید کا کہا ہوا حضورؐ کا کیا ہوا ہے اور آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا کہا ہوا ہے اسی لئے قرآن حکیم کی یہ ہزاروں آیتیں درحقیقت سیرت مقدسہ کے عملی پہلو ہیں پس قرآن مجید میں جو چیز قال ہے وہی ذات نبوی میں حال ہے اور جو قرآن میں نقوش و دال ہیں وہی ذات اقدس میں سیرت و اعمال ہیں۔ اسی لئے سیرت سے تو قرآن کی عملی صورتیں مشخص ہوتی ہیں۔ اور قرآن سے سیرت کی علمی حیثیتیں کھلتی ہیں بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ قرآن اگر علم ہے تو آپ عمل ہیں، قرآن اگر اجمال ہے تو آپ تفصیل ہیں، قرآن مجید اگر متن ہے تو آپ تشریح ہیں۔ قرآن ذکر ہے تو آپ ذاکر ہیں، قرآن وعظ ہے تو آپ واعظ ہیں، قرآن نصیحت ہے تو آپ ناصح ہیں، قرآن اگر کتاب رحمت ہے تو آپ نبی رحمت ہیں، قرآن اگر کتاب نور ہے تو آپ سراج منیر ہیں۔ الغرض الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن مجید آقائے دو جہاں فخر دو عالم کی سیرت طیبہ ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کے مختلف مضامین سے اپنی اپنی نوعیت اور مناسبت کے مطابق سیرت کے مختلف الانواع پہلو ثابت ہوتے ہیں۔

قرآن میں ذات و صفات کی آیتیں آپ کے عقائد ہیں اور احکام کی آیتیں آپ کے اعمال ہیں۔ اور تکوین کی آیتیں آپ کے استدلال ہیں اور تشریع کی آیتیں آپ کے حال ہیں قصص و امثال کی آیتیں آپ کی حسن معیشت ہیں، اور معاملات کی آیتیں آپ کے حسن معاشرت ہیں، توجہ الی اللہ کی آیتیں آپ کی خلوت ہیں، اور تربیت خلق اللہ کی آیتیں آپ کی جلوت ہیں۔ قہر و غضب کی آیتیں آپ کا جلال ہیں اور مہر و رحم کی آیتیں آپ کے جمال ہیں۔ تجلیات حق کی آیتیں آپ کا مشاہدہ ہیں اور ابتغائے وجہ اللہ کی آیتیں آپ کا مراقبہ ہیں۔ ترک دنیا کی آیتیں آپ کا مشاہدہ ہیں، احوال محشر کی آیتیں آپ کا محاسبہ ہیں۔ نفی غیر کی آیتیں آپ کی فنائیت ہیں، اور اثبات حق کی آیتیں آپ کی بقائیت ہیں، اور انا انت کی آیتیں آپ کا شہود ہیں اور نحن کی آیتیں آپ کی غیبت ہیں اور اتجات کی آیتیں آپ کا شوق ہیں اور جحیم و نار کی آیتیں آپ کا ہم و غم ہیں رحمت کی آیتیں آپ کا رجاء ہیں اور عذاب کی آیتیں آپ کا خوف ہیں و انعام کی آیتیں آپ کا سکون و انس ہیں اور انتقام کی آیتیں آپ کا حزن ہیں حدود و جہاد کی آیتیں آپ کا بغض فی اللہ ہیں نزول وحی کی آیتیں آپ کا عروج ہیں۔ اور تعلیم و تبلیغ کی آیتیں آپ کا نزول ہیں۔ تنقید و اوامر کی آیتیں آپ کی خلافت ہیں۔

الغرض کسی بھی نوع کی آیت ہو وہ آپ کی کسی نہ کسی پیغمبرانہ سیرت اور کسی نہ کسی مقام نبوت کی تعبیر ہے۔ اور آپ کی سیرت اس کی تفسیر ہے جس سے صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس زریں مقولہ وکان خلقہ القرآن سے قرآن مجید اور ذات اقدسؐ کی کامل تطبیق اور صدیقہؓ کی علمی گہرائیوں اور ذاتی ذکاوتوں کا نشان ملتا ہے۔ اس لیئے یہ دعویٰ ایک ناقابل انکار حقیقت معلوم ہوتا ہے کہ اگر قرآن کے علمی عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے تو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی عجائبات بھی کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں اگر قرآن علمی حد تک تا قیامت اپنے شاخ در شاخ علوم سے بنی نوع انسان کی تکمیل کا ضامن ہے تو یہ سیرت جامع بھی تا یوم حشر اپنے شاخ در شاخ عملی اسوؤں سے اقوام عالم کی تکمیل و تسکین کی کفیل رہے گی۔

جذبۂ اسلام

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی کلورکوٹ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار، میں چلاؤں ہائے دل

آج جس سانحۂ کبریٰ و شہادت عظمیٰ کیلئے خامہ میں حرکت آئی ہے، وہ حوادث اسلامیہ کا وہ درد انگیز واقعہ ہے جو تاریخ اسلام میں عدیم النظیر ہے یہ وہ واقعہ ہے کہ اگر آہ و بکا کی تمام صدائیں، درد و کرب کی تمام چیخیں، اضطراب و الم کی تمام پکاریں، سوزش و تپش کی تمام بے قراریاں، حسرت و تڑپ کی تمام بے چینیاں، جو بنی نوع انسان سے ممکن ہیں جمع کی جائیں تو اس حادثۂ کبریٰ کیلئے کم ہیں۔

یہ وہ واقعہ ہے جو تاریخ اسلام میں ہمیشہ خون آلود حرفوں سے لکھا گیا ہے۔ اور اشکبار آنکھوں سے پڑھا گیا ہے وذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین۔

حضرت خبیبؓ کی شہادت تاریخ اسلام میں ایک درد انگیز قابل تقلید مثال ہے۔ آج کے دور میں بھی جب تک مسلمان اس جذبہ حقیقی سے سرشار ہوکر نہیں اٹھیں گے اسوقت تک ختم نبوت کی حفاظت ناممکن ہے۔ حضرت سیدنا خبیبؓ کو جب کفار مکہ پکڑ کر لے گئے اور وہاں جاکر محبوس کر دیا تو آپ کو کہا: اے خبیبؓ! اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو فوراً اسلام سے برگشتہ اور انکاری ہو جاؤ۔ ورنہ تختۂ دار پر لٹکنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر اس پیکر حق اس مجسمۂ صفت اس صابر اعظم نے اس ختم نبوت کے عاشق صادق نے برجستہ جواب دیا کہ یہ تو ایک جان ہے اگر خدا کی قسم ہزاروں جانیں ہوتیں تو وہ بھی خالق کائنات کی محبت میں اور اس کے نام کی سربلندی کے خاطر قربان تھیں رہا انکاری کا مسئلہ تو انکار تو بڑی بات ہے میں تو انکار کے بارے میں سوچنا بھی غیرت ایمانی کے خلاف سمجھتا ہوں ؎

آنکس کہ ترا شناخت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند

اس کے بعد کئی ماہ تک محبوس رکھا، اور ہر وقت اس زعم باطل میں مبتلا کفار یہ چاہتے تھے کہ کسی طرح آپؓ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں۔ لیکن واہ رے قربان اس محبِ توحید کے متوالے کے پاؤں میں ذرا بھی لغزش واقع نہ ہوئی۔

آخری آزمائش کا دن بھی اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ آموجود ہوا۔ مقام تنعیم میں سولی گاڑ دی گئی، ناظرین و تماشبین کفار کا جم غفیر تھا، چاروں طرف سکوت چھایا ہوا تھا سمندر کی مضطرب لہریں خاموش تھیں۔ فضا میں ہوا کی سائیں سائیں بند تھیں۔ ریگستانِ عرب کے ذرات، پہاڑوں کے پتھر خاموشی کی مجسم تصویر بنے، کفار کے اس ظلم و ستم پر سر جھکائے آنسو بہا رہے تھے، اسوقت اس عاشق صادق نے کفار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میری ایک آخری آرزو پوری کر دی جائے وہ یہ کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دیدو۔ کفار مکہ نے اجازت دیدی۔

اللہ، اللہ سولی پاس لٹک رہی ہے، کفار کے نرغے میں ہیں، نہ کوئی مونس ہے نہ غمخوار نہ کوئی یار و مددگار ہے مگر کیا مجال کہ ایمان میں ذرہ بھر جنبش واقع ہو، جبینِ نیاز اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے جھکا رکھی ہے۔ قلب و لسان لذت و سرور ذکر سے بھرپور ہے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ میں خوب طویل نماز پڑھتا مگر تم کہتے کہ موت سے خوف کھا گیا۔ اس لیئے میں نے مختصر نماز پڑھی ہے اس کے بعد ذیل کے اشعار پڑھے۔ اشعار کی جولانی ملاحظہ فرمائیں کیا خوب کہا ہے۔

ولست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشا
یبارک علی اوصال شلو ممزع

ترجمہ:۔ "فرماتے ہیں کہ اگر میں مسلمان ہونے کی حالت میں مارا جاؤں تو مجھے کوئی غم نہیں ہے کہ کس پہلو پر خدا کی راہ میں پچھاڑا جاتا ہوں۔ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے خدا کی محبت میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو جسم کے پارہ پارہ جوڑوں میں برکت نازل کرے"۔

پھر آپ کو سولی پر چڑھایا گیا۔ آپ کا چہرہ انور قبلہ شریف کی طرف تھا۔ کفار نے قبلہ سے چہرہ مبارک پھیر دیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ پھر مقتولان بدر کے اولاد و اقارب میں سے چالیس آدمیوں نے چاروں طرف سے نیزہ زنی شروع کی۔ آپ کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف پھر گیا۔ شکر بجالائے۔ پھر دعا اسی حالت میں فرمائی اے میرے اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا اسلام پہنچا دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حادثہ جانکاہ کی خبر بذریعہ وحی دی گئی۔ دو صحابی حضرت زبیرؓ حضرت مقدادؓ کو آپ کی لاش مبارک لانے کیلئے روانہ کیا گیا۔ چالیس روز گذر چکے تھے مگر نعش مبارک سے خون کے قطرے ویسے ہی ٹپک رہے تھے۔ اور بہت سے کفار لاش کی حفاظت کیلئے ارد گرد سوئے تھے مگر دونوں صحابی رسولؐ لاش لیکر چلتے بنے۔ کفار کو پتہ تک نہ چلا بعد میں خبر پہنچی تعاقب کیا۔ اصحابؓ نے لاش زمین پر رکھدی اور فرمایا کہ اے کافرو! جس میں دم خم ہے تو آگے بڑھو۔ لیکن ہمت نہ ہوئی اور بھاگ گئے۔ اتنے میں زمین پھٹ گئی اور آپ کی لاش مبارک کو نگل گئی۔ اسی واسطے آپ کو بلیع الارض بھی کہا جاتا ہے ؎

یہ رتبۂ بلند ملا جسکے تھا نصیب
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اسلام کا نظام عدل

مسائل امن و امان اور انصاف کی اعلیٰ روایات کا امین ہے

محمد رفیق اعتصامی احمد پور شرقیہ

اسلام عدل وانصاف اور رواداری کا مذہب ہے۔ جو جمیع حقوق و فرائض کی ادائیگی میں مساوات اور توازن کا حکم کرتا ہے تاکہ کسی حق تلفی نہ ہو سکے۔ عدل کا لغوی معنی کسی بوجھ کا دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے اس طرح پر کہ ان میں ذرہ بھر کی بیشی نہ ہو سکے۔ اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے اور حق داروں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) اللہ عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ (النحل) اور فرمایا کہ "جب تم فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو (النسآء)

اسلامی نظام عدل کا دائرہ کار وسیع ہے یہ صرف عدالتی کاروائی تک ہی محدود نہیں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے انصاف کیا جائے بلکہ یہ تمام شعبہائے زندگی پر حاوی ہے۔ مثلاً والدین سے عدل کرنا۔ بیوی بچوں سے عدل کرنا یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں تساہل نہ برتنا۔ ہمسایوں سے عدل کرنا وغیرہ۔ بلکہ کائنات کا تمام نظام ہی عدل پر قائم ہے۔ سورج وقت پر نکلتا ہے۔ وقت پر غروب ہوتا ہے۔ موسم وقت پر آتے جاتے ہیں۔ فصلیں وقت پر پکتی ہیں۔ اگر ان میں عدل نہ ہو اور تغیر و تبدل ہو جائے تو کائنات کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ گویا کائنات کا ذرہ ذرہ ہی عدل کا متقاضی ہے اور اسی سے اس کا وجود قائم ہے۔

اسلامی نظام عدل جس جگہ سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے اور اس کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے وہ عدالتی معاملات ہیں جہیں حق و باطل، صحیح و سقم اور جائز و ناجائز کا پتہ چلتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) "جب بات کرو تو انصاف کا پاس کرو" (الانعام) حقیقت یہ ہے کہ کرۂ عدالت ہی وہ جگہ ہے جہاں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کوئی منصف خدا اور یوم آخرت پر کتنا ایمان رکھنے والا ہے اور خوف خدا اس کے دل میں کتنا موجزن ہے۔ اور کرۂ عدالت کو اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہاں سے کئے ہوئے فیصلے معاشرتی امن و امان پر گہرا اثر ڈالتے ہیں کیونکہ معاشرتی امن و امان اور سلامتی کا دارومدار قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہے۔ اس لیے کہ انصاف بک بھی سکتا ہے اور قاضی سے لغزش بھی ہو سکتی ہے اور ایسی لغزش جو کسی دھمکی دباؤ یا لالچ میں آ کر قاضی سے ہو جائے وہ معاشرتی فساد کا باعث بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء نے منصب قضاء قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ عباسی خلیفہ منصور نے امام ابو حنیفہؒ پر منصب قضاء پیش کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے انہیں تیس کوڑے سزا دی حتیٰ کہ خون نکل کر اُن کی ایڑیوں تک بہتا رہا۔ (بغدادی) اسی طرح جب ہارون نے امام شافعیؒ کو چیف جسٹس کے عہدے پر فائز کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا (زہد امام شافعی) اس انکار کی وجہ ظاہر ہے کہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ عدالتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل کام ہے۔ مگر موجودہ دور میں معاملہ برعکس ہے کسی عہدہ کو حاصل کرنے کیلئے بڑی بھاگ دوڑ کی جاتی ہے اور ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کر کے اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو عہدہ سود سے بازی سے حاصل کیا جائیگا اس میں ذمہ داری کا احساس کم اور کمائی کا احساس زیادہ ہوگا۔ حالانکہ شرعی نقطہ نگاہ سے کسی عہدہ کی تمنا کرنا ہی صحیح نہیں جو شخص اس کی تمنا کرتا ہے وہ اس کا اہل ہی نہیں ہے۔ یہ اسی نا اہلیت کا نتیجہ ہے کہ ملک میں انصاف کی حالت نہایت ابتر ہے سستا اور فوری انصاف ملنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں حکومت کے ارباب حل و عقد اس سلسلے میں بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں جنہیں سن کر یہ احساس ہوتا ہے کہ عدل جہانگیری کا دور گویا لوٹ آیا ہی چاہتا ہے مگر سب دعوے سراب ثابت ہوتے ہیں۔ ملک میں ایسے ایسے ہولناک جرائم ہو رہے ہیں کہ خدا کی پناہ! چوری قتل ڈکیتی جیسے جرم تھوک کے حساب سے ہوتے ہیں۔ حال ہی میں کراچی میں ہونے والے واقعات اس کا واضح ثبوت ہیں۔ ناجائز اسلحہ کی ریل پیل ہے۔ ان سب کا حل اسلامی نظام عدل کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ قرآن پاک جو اسلامی دستور حیات کا سرچشمہ ہے اس میں قتل کی سزا قتل بیان کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "قتل کے بدلے میں قتل کرو" (القرآن) اسی طرح چور کی سزا چور کا ہاتھ کاٹنا ہے فرمان الٰہی ہے (ترجمہ) چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ قطع کردو (المائدہ) اسی طرح زنا کاری کی سزا کوڑے لگانا یا سنگسار کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن پاک کی عملی تفسیر ہیں۔ آپ نے ان تمام سزاؤں پر سختی سے عمل درآمد کرایا۔ آپ کے دور میں قاتل کو قتل کی سزا دی گئی، چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور زانی کو سنگسار کیا گیا۔ ان شرعی سزاؤں پر عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معاشرہ جو پہلے قتل و غارت گری اور اخلاقی گراوٹ کا شکار تھا اب اس میں امن و انصاف کی حکمرانی تھی کسی کو اپنی جان و مال کا خوف نہ تھا آج بھی اگر ان سزاؤں کو نافذ کر دیا جائے تو امن و امان کی فضاء قائم ہو سکتی ہے اور مثالی معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ مگر ایسا ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ قانون نافذ کرنے والے خود بے عملی کا شکار ہیں۔ مزید برآں وہ شرعی قوانین سے پوری طرح واقف بھی نہیں۔ کیونکہ حال ہی میں جو متفقہ نفاذ شریعت بل پیش کیا گیا ہے اس میں مندرجہ ذیل شقیں بھی شامل ہیں

(۱) ملک کی تمام عدالتیں امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہوں اور شریعت کے خلاف فیصلوں کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

(۲) انتظامیہ، عدلیہ، اور مقننہ کے ہر فرد کیلئے فرائض شریعت کی پابندی اور محرمات سے اجتناب لازمی ہو۔

چنانچہ پہلی شق پر نہایت شدومد سے یہ اعتراض کیا گیا کہ ہمارے جج اور عدالتی عملہ شریعت سے واقف نہیں ہے، اس لیے وہ غلط سلط اور باہم متضاد فیصلے کریں گے جس سے ملک میں ابتری پھیلے گی۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کی عدالتیں اس قابل ہی نہیں کہ وہ شریعت کے مطابق فیصلے کر سکیں کیونکہ وہ اس کا علم ہی نہیں رکھتیں۔ یعنی وہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کے لیے لاکھوں جانوں کی قربانی دی گئی تھی اس میں اسلامی نظام عدل

باقی صفحہ پر

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اسلامی نظامِ عدل کے کرشمے

دعا کی برکت

قبیلہ بنی بکر نے ایک اور قبیلہ کے ساتھ مل کر قبیلہ عبد القیس اور بحرین کے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ کا دور خلافت تھا۔ آپ نے علاء حضرمی کی سربراہی میں ایک لشکر روانہ کیا۔ راستہ میں ایک مقام پر پانی نہ ملا جس کی بناء پر لشکر کی حالت دگرگوں ہو گئی۔

حضرت علاء حضرمیؓ نے وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو دعا قبول ہوئی اور اس کی صورت یہ بنی کہ ایک گھوڑے نے حسب عادت زمین پہ پاؤں مارا تو وہیں سے پانی کا چشمہ نکل پڑا۔ تمام لشکر اس سے سیراب ہوا اور اسی بنیاد پر اس چشمہ کا نام ماء الفرس مشہور ہوا۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ؕ

دریا میں کود پڑے

حضرت علاء حضرمی دارین کی فلاح کیلئے جب آگے بڑھے تو دیکھا کہ راستہ میں ایک بڑا دریا حائل ہے۔ یہاں پار ہونے کیلئے جہازوں کی ضرورت تھی۔ مسلمانوں کے پاس جہاز نہیں تھے ان ظاہری اسباب کے فقدان پر اسباب پرست انسان تو یقیناً دل شکستہ ہو کر ہمت ہار سکتا ہے مگر ایک سچا اور حق پرست مؤمن ان مواقعہ پر وہ کرتا ہے جو حضرت علاء حضرمی نے کیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے لشکر دریا میں اتر جائے۔ چنانچہ پورے ساز و سامان کے ساتھ لشکر دریا میں اتر گیا۔ والیقین سے برمزاور زبانیں ذکر خدا سے تر تھیں۔ بفضل خدا پوری سلامتی کے ساتھ دریا کو پار کر لیا گیا ؎

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

نعرۂ تکبیر

یرموک کی لڑائی میں شکست پانے کے بعد شاہ روم اپنے دارالسلطنت سے بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے حمص کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ کفار قلعہ بند ہو گئے اور خیال یہ کیا کہ محاصرے کے طول سے گھبرا کر یہ خود بھاگ جائیں گے۔

علاوہ ازیں یہاں کی شدید سردی بھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گی۔ اس لئے محاصرہ سے ہمیں کوئی اندیشہ نہ ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں نے پوری ہمت اور استقامت کے ساتھ محاصرہ کیے رکھا۔ پورا موسم سرما گزر گیا۔ مسلمانوں کو سردی کی شدت نے کوئی ادنیٰ تکلیف بھی نہیں پہنچائی۔ کافی روز گذرنے کے بعد ایک روز مسلمانوں نے باہم مشورہ کر کے قلعہ کی فتح کی یہ خبر سوچی کہ پوری طاقت سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جائے چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ پہلی ہی تکبیر بلند ہوئی تو قلعہ کی دیواریں ہل گئیں دوسری تکبیر میں قلعہ میں زلزلہ آ گیا۔ کافروں نے دیکھا تو گھبرا گئے باہر نکلے اور بالآخر مسلمانوں سے صلح کی بات چیت کر لی۔

(ان الباطل کان زھوقا)

صدیق اکبرؓ کی شان

غار ثور میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت رفاقت آپؓ کو نصیب تھی اور آپؓ کے پاؤں میں کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً لعاب مبارک لگایا جس سے فوراً آپ کو آرام ہو گیا یہ واقعہ اکرم معجزات نبوی کی فہرست کا ہے لیکن اس کا مصداق بہرحال حضرت صدیق اکبر کی ذات گرامی ہے۔ اسی لئے کہ اس ایک واقعہ پر اگر زندگیاں قربان کر دی جائیں تو حق ادا نہ ہو گا۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

یا ساریۃ الجبل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک روز خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ اچانک خلاف معمول دو تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

"یا ساریۃ الجبل"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے دریافت کیا کہ دوران خطبہ یہ بے ربط جملہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی؟ فاروق اعظمؓ نے جواب دیا۔ "عراق میں نہاوند کے مقام پر حضرت ساریۃؓ کی سرکردگی میں جو سپاہ اسلامی مصروف جنگ تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس کے سامنے سے بھی لشکر کفار آ رہا ہے اور پہاڑ کے پیچھے سے بھی آنے والے لشکر کی حضرت ساریۃؓ اور آپ کے ساتھیوں کو مطلق خبر نہیں ہے"

میں نے دیکھا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا "یا ساریۃ الجبل"

کچھ دنوں بعد عراق سے جب حضرت ساریۃؓ کا قاصد آیا تو اس نے تصدیق کر دی کہ ہم لوگوں نے دوران جنگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور سنبھل گئے اور پہاڑ پر چڑھ کر دشمن کی مدافعت کی تو آنکہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی ؎

قوت ایماں میں پنہاں راز تسخیر جہاں
یہ وہ نکتہ ہے جسے سمجھے ہیں ارباب نظر

آگ بے اثر

اسود عنسی کذاب نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ایک صحابی حضرت عبداللہ بن ثوبؓ سے ایک موقعہ پر کہا کہ میری نبوت

لا اقرار کرو۔ انہوں نے انکار کردیا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق جانتے ہو؟ انہوں نے کہا بے شک۔ اس پر وہ اسقدر برافروختہ ہوا کہ ایک عظیم الشان آگ روشن کرا کے حضرت عبداللہؓ کو اس میں ڈلوادیا مگر خدائے واحد کی قدرت پر یقین کی پوری قوت سے ایمان رکھنے والے مومن نے اس ابتلاء میں سرمو جنبش نہیں کی۔ ادھر رحمت حق اپنے پرستار کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور وہ بھڑکائی ہوئی آگ ایمانی قوت کی تاب نہ لاکر بے اثر ہو کر رہ گئی۔

حضرت عبداللہؓ صحیح سلامت جب مدینہ منورہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو اسود عنسی کذاب نے آگ میں جلانا چاہا مگر آگ نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ اس کے بعد جناب امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ان سے بڑی عقیدت کے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمانے لگے الحمد للہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کہ شبیہ اس امت میں مجھے دکھلادی۔

حضرت علیؓ کا خواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خلافت فاروقؓ کے دور میں ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک عورت چھواروں کا طبق لئے مسجد میں آئی اور اس نے اسکو حضورؐ کے سامنے رکھدیا۔ آپؐ نے اس سے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے اپنے دست مبارک سے میرے منہ میں رکھدیئے۔ ان کی لذت سے محظوظ ہو رہا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں وضو کرکے فجر کی نماز کیلئے مسجد میں چلا گیا جب معمول حضرت عمرؓ نے نماز فجر پڑھائی اور نماز کے بعد آپ محراب مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے ابھی میں اپنا خواب بیان کرنے ہی والا تھا کہ ایک عورت چھواروں کا طبق لئے ہوئے مسجد میں آئی۔ اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ نے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے منہ میں رکھ دیئے جو لذت میں رات ہی کے چھوہاروں کی طرح تھے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں چاہتا تھا کہ ایک دو چھوہارے اور حضرت عمرؓ مجھے عنایت فرماتے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر رات تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد دیئے ہوتے تو میں بھی دیتا۔ اس کے بعد آپؓ نے فرمایا۔

مومن فراست ایمانی سے دیکھ لیتا ہے

اس کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے رات کا دیکھا ہوا خواب بیان کیا۔

اس پہ اسرار مکان ولامکاں ہیں آشکار
مرد مومن کی بصیرت سے نہاں کچھ بھی نہیں۔

عدل فاروقیؓ

ایک مرتبہ دور فاروقی میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا۔ حضرت عمرؓ نے کوڑا زمین پر مار کر فرمایا تھم جا، کیا میں نے تجھ پر انصاف نہیں کیا؟ اس کے بعد زلزلہ کا اثر زائل ہو گیا۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آگ اور چادر

ایک پہاڑی کھوہ سے آگ نکلا کرتی تھی اور جہاں تک پہنچتی تھی سب کو خاکستر کر دیتی تھی حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ یا حضرت تمیم داریؓ کو آگ کے زد کرنے کیلئے بھیجا۔ یہ وہاں پہنچے اور اپنی چادر سے آگ کو جھٹکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ آگ پہاڑی کھوہ میں واپس ہو گئی اور پھر نمودار نہیں ہوئی۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا ۳۷۹
تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان

دیہات کو قرآنی تعلیم سے آباد کیجئے

المشتہر: سید محمد داؤد حسن ترمذی مہتمم

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۳۳:-

عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لینے کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دھوکا دیا۔ (وصال ابن مریم مرزا طاہر احمد)

جواب:- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے بھی مکر (یعنی خفیہ تدبیر) کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مکر اور دھوکے کی نسبت کر دینا سخت گستاخی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے مکر سے مراد اہل اسلام خفیہ تدبیر لیتے ہیں۔ اور مرزا طاہر کی یہ اعلیٰ ظرفی اور لیاقت ہے اور انہی کے ہی شایان شان ہے کہ خدا کو دھوکہ دینے والا قرار دیں۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اسی دریا میں سے صحیح سالم گزار دیا لیکن فرعونی جب دریا کے درمیان آ گئے۔ تو دریا کی رو چل گئی اور وہ غرق ہو گئے۔ کیا کہتے ہیں مرزا طاہر یہاں خداوند قدوس کے بارے میں؟ مرزا صاحب! اگر آپ اتنے ہی خدا اور رسول کے ہمدرد ہیں تو آپ کے منہ سے یہ گستاخانہ الفاظ کیوں نکلتے ہیں؟

سوال نمبر ۳۴:-

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حدیث ہے کہ وہ آ کر جنگ بند کر دیں گے۔ مرزا نے بھی جہاد بند کرنے کا حکم دیا ہے اب جہاد نہیں ہوگا۔ یعنی جہاد بند ہے؟

جواب:- مرزا نے تو انگریز کی نمک حلالی کی خاطر جہاد بندی کا فتویٰ دیا تھا۔ چنانچہ خود کہتے ہیں:

"میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں!" تریاق القلوب ۲۵

مرزا نے صاف لکھ دیا کہ جہاد بندی کے فتویٰ کی وجہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی کی حمایت ہے۔

۱۔ اگر جہاد بند ہے تو تم لوگ فوجوں میں بھرتی کیوں کرتے ہو؟ فقط حرام کھانے کے لیے، اور بوقت جنگ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے۔

تحقیقی جواب:- حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو دنیا میں امن عامہ قائم ہو جائے گا۔ اور جنگ وجدل خود بخود ختم ہو جائے گا اور تمام لوگ ایک اللہ کے ماننے والے بن جائیں گے تو جہاد کی ضرورت پیش نہ آئے گی، جہاد کی کئی قسمیں ہیں: جہاد بالسیف، جہاد باللسان، جہاد بالقلم اور جہاد بالقلب۔ مگر یہاں موضوع بحث صرف جہاد بالسیف ہے۔

جہاد بالسیف کی فرضیت قرآن مجید میں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله (البقرہ ۱۹۳)

انہیں قتل کرو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کا ہو جائے۔ اس کے علاوہ فاقتلوهم حيث ثقفتموهم اور حيث وجدتموهم اور يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم اور قاتلوا في سبيل الله وغیرہ وغیرہ بہت سی آیات جہاد بالسیف کی فرضیت کے بارے میں ہیں۔ جہاد بالسیف کب فرض ہے:

۱۔ جب کافر مسلمانوں پر حملہ آور ہوں، جیسے جنگ احزاب ہوئی۔

۲۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان معاہدہ ہو اور کافر مذہبی معاملات میں مداخلت کرتے ہوں تو جنگ کرنی چاہیے اور اگر جنگ نہ کر سکیں تو ہجرت کر جائیں، جیسے ہجرت مدینہ ہوئی۔

۳۔ کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے، اگر قبول کریں تو ٹھیک ورنہ انہیں اپنے ماتحت ہو کر رہنے کو کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کر دیں تو اعلان جنگ کر دیا جائے۔ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو فرمان بھیجا اور صحابہ کرام نے بھی ایران اور شام پر اسی وجہ سے حملے کیے۔

"مرزا صاحب نے جہاد بالسیف کی تمام صورتوں کو حرام کہا"

مرزا جی کہتے ہیں

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

تو گویا مرزا صاحب نے جہاد بالسیف کی تمام صورتوں کو حرام قرار دے دیا۔ مرزا کا مصرع دوبارہ ملاحظہ ہو "دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے" یعنی

"This is the end of all kinds of islamic war"

اور اگر یہ بھی نہیں تو اتنا تو آپ ضرور مانیں گے کہ مرزا نے بہرحال کسی نہ کسی صورت میں جہاد بالسیف کو حرام کہا ہے۔ پس مرزا کے قرآن کو منسوخ کہنے میں کوئی شک نہ رہا۔ یہاں چند نتائج ثابت ہوئے۔ مرزا نے قرآن مجید کے حکم کے منسوخ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مرزا نے جہاد کی تنسیخ کا فتویٰ دیا مگر آج ان کے مرید اسلام کے سامنے شرمندگی سے بچنے کے لیے مرزا کے اس فتویٰ کا ایسے انداز سے انکار کرتے ہیں۔

احکام قرآنی کو منسوخ کرنا مستقل انبیاء کی شان ہے تو گویا مرزا نبوت مستقلہ کے مدعی ہوا۔

باقی ہے

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت

سائل سید امتیاز الحسن گیلانی ـــــ ملتان

س:- میں حضور علیہ السلام کا خواب میں دیدار چاہتا ہوں طریقہ یا وظیفہ کیا ہوگا۔

ج:- خواب میں دیدار بہت ہی محمود ہے لیکن اگر کسی کو عمر بھر نہ ہو وہ آپ کے احکام پر پورا پورا عمل کرتا ہو انشاء اللہ معنوی تعلق اسکو حاصل ہے اور یہی مقصود اعظم ہے اور اس کا طریقہ اتباع سنت اور کثرت درود شریف ہے۔

نفل کی نیت سے فرضوں کی جماعت میں شریک ہونا

سائل محمد سلیم ـــــ کراچی

س:- ایک شخص اس وقت مسجد میں پہنچا جب کہ جماعت کی نماز ہو چکی تھی اس نے انفرادی طور پر فرض پڑھ لیے اس کے بعد چند آدمیوں نے ملکر صحن مسجد میں جماعت شروع کر دی۔ اس وقت وہ کیا اس جماعت میں ثواب کے حصول کیلئے شریک ہو سکتا ہے؟

ج:- ظہر اور عشاء میں نفل کی نیت سے شریک ہو سکتا ہے فجر، عصر اور مغرب میں نہیں۔

قادیانیوں کی تقریب میں شریک ہونا

س: اگر پڑوس میں زیادہ اہلسنت جماعت رہتے ہوں چند گھر قادیانی فرقہ کے ہوں ان لوگوں سے بوجہ پڑوسی ہونے کے .... کھانا پینا یا دینے داہ ورسم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:- قادیانیوں کا حکم مرتدین کا ہے ان کو اپنی کسی تقریب میں شریک کرنا یا ان کی تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں۔ قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے جوابدہی کرنی ہوگی۔

حضرت مریمؑ کے بارے میں عقیدہ

س: مسلمانوں کو حضرت مریمؑ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے اور نہیں آپ کے بارے میں کیا معلومات نصوص قطعیہ سے حاصل ہیں، اور کیا حضرت کی ولادت کے وقت آپ کی شادی ہوئی تھی۔ اگر ہوئی تھی تو کس کے ساتھ؟ کیا آپ حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء کے بعد زندہ تھیں، آپ نے کتنی عمر پائی اور کہاں دفن ہیں کیا کسی مسلم عالم نے اس بارے میں کوئی مستند کتاب لکھی ہے۔ میری نظروں سے قادیانی جماعت کی ایک ضخیم کتاب گذری ہے۔ جس میں کئی حوالوں سے یہ کہا گیا تھا کہ حضرت مریمؑ پاکستان کے شہر مری میں دفن ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کی مقبرہ کشمیر کے شہر سرینگر میں ہے۔ (سائل محمد شفیع کراچی)

ج:- نصوص صحیحہ سے جو کچھ معلوم ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی شادی کسی سے نہیں ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے وقت زندہ تھیں یا نہیں، کتنی عمر ہوئی، کہاں وفات پائی؟ اس بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی تذکرہ نہیں۔ مؤرخین نے اس سلسلہ میں جو تفصیلا ذکر کی ہیں ان کا ماخذ بائبل یا اسرائیلی روایات ہیں۔

قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تائید قرآن وحدیث میں تو کجا! کسی تاریخ سے بھی نہیں ہوتی۔ ان کی جھوٹی نبوت کی طرح ان کی تاریخ بھی خانہ ساز ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا روح اللہ ہونا

سائل محمد اکرم مسرور ـــــ کراچی

س:- ایک عیسائی نے یہ سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ ہیں اور حضرت محمدؐ رسول اللہ ہیں۔ اس طرح سے تو حضرت عیسیٰؑ رسول اللہ کے ساتھ روح اللہ بھی ہیں لہٰذا حضرت عیسیٰؑ کی شان بڑھ گئی۔

ج:- یہ سوال محض مغالطہ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو روح اللہ اس لیے کہا گیا ہے کہ ان کی روح بلا واسطہ باپ کے ان کی والدہ کے شکم میں ڈالی گئی۔ باپ کے واسطہ کے بغیر پیدا ہونا حضرت عیسیٰؑ کی فضیلت مزید ہے مگر اس سے ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا لازم نہیں آتا ورنہ آدمؑ کا عیسیٰؑ سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ وہاں ماں اور باپ دونوں کا واسطہ نہیں تھا۔ پس جس طرح حضرت آدم علیہ السلام بغیر واسطہ والدین کے محض حق تعالیٰ شانہ کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بغیر واسطہ والد کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے۔ اور جس طرح آدم علیہ السلام کا بغیر ماں باپ کے وجود میں آنا ان کی افضلیت کی دلیل نہیں اسی طرح عیسیٰؑ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ان کی افضلیت کی دلیل نہیں۔

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کا خط اور اس کا جواب

محمد حنیف ندیم

اعتراض نمبر ۲ تا ۵ کا جواب

آپ نے کہا خاتم النبیین کے وہی معنی لینے چاہییں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں۔ ہمارا تو اس پر ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معنی کیے اور اپنے عمل سے ثابت کیا وہی حجت ہے اور اسی لیے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم کا معنی آخر کیا ہے جیسا کہ فرمایا

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو —— ایک اور حدیث میں فرمایا ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی میں عاقب ہوں اور عاقب سے مراد یہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو مشہور حدیث ہے آپ نے فرمایا

وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

(ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الفتن)

"ضرور ہے میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک اپنے تئیں نبی ٹھہرائے گا حالانکہ میں نبوت کو ختم کر چکا ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا"۔ اس سلسلہ کی دوسری روایت بخاری و مسلم کی ہے جس میں ان دجالوں کا قیامت تک پیدا ہونا فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات تو متعین ہو گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی یا سلسلۂ نبوت کو بند کرنے کا کیا ہے۔ لیکن چونکہ آپ حضرات نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعزاز و اکرام اور یہ منصب نہ ملے اور خاتم النبیین بھی مرزا کو بنا دیا جائے اس لیے آپ حضرات خاتم النبیین کے وہ معنی قبول نہیں کرتے جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے بلکہ اس کے خود ساختہ معنی کرتے ہیں اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے وہ معنی بھی پیش کر دوں جو آپ کے خود ساختہ نبی مرزا قادیانی نے کیے ہیں مرزا قادیانی لکھتا ہے

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

(سراج منیر)

یعنی آپ خیر الرسل اور خیر الانام ہیں آپ پر نبوت کی تمام ختم ہو چکی ہے۔ مرزا قادیانی ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے"۔

(کتاب البریہ مصنفہ مرزا ص ۱۸۴)

اور سنیے! یہ جو حدیث لا نبی بعدی ہے اس میں لا نفی کمال نہیں کہ اس کا مطلب گھڑ لیا جائے کہ اب آپ جیسا نبی نہ ہوگا بلکہ آپ سے کم درجہ کا نبی ہوگا بلکہ یہ نفی عام ہے کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نئی نبوت کا دروازہ بند ہے چنانچہ خود مرزا قادیانی نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے۔ دیکھئے ایام الصلح مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ ۱۴۶۔

یہ الگ بات ہے کہ وہی مرزا قادیانی بعد ازاں ایک جست لگا کر منصب نبوت پر جا بیٹھا تاہم یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ہر قسم کی نبوت کا آپ پر اختتام ہو چکا ہے۔ رہا آپ کا یہ اعتراض کہ حضورؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو نبی ہوتا، یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ ابن ماجہ میں جہاں یہ حدیث مذکور ہے وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اس کا راوی متروک ہے اس کے مقابلہ میں بخاری شریف میں جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا جاتا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے۔

لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ

یعنی اگر قضائے الٰہی میں یہ بات ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کا بیٹا (ابراہیم) زندہ رہتا مگر آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا —— لہذا معلوم ہوا کہ اگر ابن ماجہ کی حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کا معنی زیادہ سے زیادہ وہ ہوگا جسے بخاری شریف نے بیان کیا ہے نہ کہ وہ معنی جو آپ (مرزائی) حضرات بیان کرتے ہیں۔

قادیانیوں کی عادت

آپ حضرات (قادیانیوں) کی عادت ہے کہ آپ

لوگ اپنی مطلب برآری کے لیے صحیح بخاری اور مسلم کی روایتوں کا بھی انکار کر دیتے ہیں ۔ مثلاً مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارے پر اتریں گے ۔ اس کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے " یہ حدیث وہ ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے " (یاد رہے کہ اصل نام محمد بن اسمٰعیل بخاری ؒ ہے) (ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰ طبع ۱)

یہ بے شرمی اور ڈھٹائی ہے کہ مرزا کو نبی بنانا ہوا تو ابن ماجہ کی ضعیف حدیث کا سہارا لے لیا اور جب مرزا قادیانی کو مسیح بنانا ہوا تو مسلم شریف کی دمشق کا سے والی حدیث کا انکار کر دیا کیونکہ مرزا قادیانی چراغ بی بی عرف گھسیٹی کے پیٹ سے نکلا تھا اور مسیح ابن مریم دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارے پر نازل ہوں گے ۔

رہا حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا قول ، اول تو یہ بے سند ہے دوسرے اس بے سند قول کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زبان انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے تیسرے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ ایک حدیث یوں بیان فرماتی ہیں ۔

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء یعنی میں انبیاء کا آخری ہوں اور مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے ۔

کیا اس حدیث کے بعد ان کی طرف منسوب کوئی قول حجت ہو سکتا ہے ، کہاں ایک حدیث نبوی اور کہاں ایک بے سند قول ــــــــ چوتھے اگر حضرت عائشہ ؓ کے اس قول کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد یہی ہے کہ مسیح علیہ السلام جو گذشتہ نبی ہیں وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور حضرت عائشہ یہی بتلانا چاہتی ہیں ۔

آپ حضرات (یعنی قادیانیوں) کو شرم کرنی چاہیے کہ آپ مرزا قادیانی کو نبی بنانا چاہتے ہو لیکن سہارا بے سند اقوال کا پکڑتے ہو کیا اس طرح کسی جھوٹے اور کذاب کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے ؟ جو جھوٹا ہے وہ تو جھوٹا ہی رہے گا ۔ اسے سچا ہرگز ثابت نہیں کیا جا سکتا ۔

رہا آپ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کہ بعد کے لفظ کی آپ ؐ نے خود تشریح فرمادی کہ اذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ حالانکہ قیصر تو بعد میں بھی ہوتے رہے ــــــــ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ حدیث میں صرف قیصر کا ہی ذکر نہیں بلکہ کسریٰ کا بھی ذکر ہے ان کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی تھی ۔ اس سے مراد قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ہیں جب ان دونوں کی سلطنتیں تباہ ہوئیں تو ان کے بعد وہاں کا کوئی بادشاہ قیصر و کسریٰ کے نام سے ملقب نہیں ہوا ہمارا تو ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشن گوئی فرمائی وہ پوری ہو کر رہی اور اگر آپ (قادیانیوں) کی بات کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ بعد میں بھی قیصر و کسریٰ کے نام سے حکمران رہے ہیں ۔ خواہ وہ اس شان کے نہ تھے اس سے حضور ؐ کی ذات پر حرف آئے گا کہ معاذ اللہ حضور ؐ نے ایک پیشگوئی کی جو پوری نہ ہو سکی ۔ یہ عقیدہ آپ حضرات (قادیانیوں کا) کا ہو سکتا ہے ۔ کسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی کا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ ہی بتائیے کہ اگر آپ کی بات درست ہے کیا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حرف نہیں آئے گا ؟

ایک ضمنی سوال اور اس کا جواب

" میں نبیوں کی مہر ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں " آپ نے یہ ترجمہ لکھا ہے لیکن اس کی اپنے انداز میں تشریح نہیں کی آپ حضرات (یعنی قادیانی) اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ اب حضور ؐ مہر لگاتے جائیں گے اور نبی بنتے جائیں گے (معاذ اللہ) اگر یہ معنی صحیح ہیں تو پھر " خاتم الاولاد " کا کیا معنی بنے گا کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خاتم الاولاد کہا ہے وہ لکھتا ہے :۔

" اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا "

(تریاق القلوب صفحہ ۳۷۹)

ہم یہاں مرزائیوں یعنی آپ حضرات کا معنی لیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ مرزا قادیانی ٹھپہ (مہر) لگاتا جاتا تھا اور اس کی ماں بچے نکالتی جاتی تھی ــــــ بتایئے اگر یہاں یہ معنی درست نہیں بلکہ خاتم الاولاد کا معنی آخری اولاد ہے تو پھر خاتم النبیین کا معنی بھی آخری نبی ہے۔

اعتراض خدا کبھی مفتریوں کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا اور اس شخص کو ظالم قرار دیتا ہے جو خدا پر افتراء کرے کہ اس نے مجھے یہ الہام کیا ہے ــــ وہ مورد عذاب الٰہی بن جاتا ہے ــــ اور اس کی شہ رگ کاٹ دیتا ہے ــــ مرزا صاحب بعد دعوائے الہام و نبوت ۲۳ سال تک زندہ رہا۔ اب بتایئے کون قرآن کو اور اس کے رسول کو جھوٹا رہا ہے اوغیرہ وغیرہ

جواب:۔ آپ نے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین اور ایک دوسری آیت کا ترجمہ لکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہوتا تو اسے اتنی مہلت نہ ملتی۔ جناب! یہ آیت کریمہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اگر آپ پوری سورت الحاقہ پڑھ لیتے تو آپ کو مرزا قادیانی جیسے ناپاک وجود کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کی طرف کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ مشرکین مکہ کا آپ کی ذات پر یہ اعتراض تھا کہ آپ معاذ اللہ قرآن پاک میں اپنی طرف سے باتیں گھڑ گھڑ کر شامل کر دیتے ہیں ان کے اس اعتراض کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حل کر دیا اور صاف طور پر بتا دیا کہ

"اگر وہ رسول ؐ بعض باتیں ہم پر گھڑ کر لگا دیتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑتے اور اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی بھی آڑے نہ آتا بیشک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے تذکرہ ہے" (القرآن)

اس آیت کریمہ سے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن پاک کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ اس کا مرزا قادیانی سے کیا تعلق ــــــ اگر آپ کہیں کہ مرزا قادیانی کیوں بچ گیا تو اس کے بارے میں قرآن کا اٹل فیصلہ ملاحظہ فرمایئے۔

واملی لهم ان کیدی متین

"میں ان کو مہلت دیتا ہوں کہ میری یہ تدبیر نہایت زبردست ہے"

علامہ فخر الدین رازیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں۔

امهلهم واطیل لهم المدۃ

"میں ان کو مہلت دیتا ہوں اور ان کی مدت عمر دراز کر دیتا ہوں، ان کی سزا میں جلدی نہیں کرتا تاکہ وہ سرکشی اور شرارت میں اپنے دل کے حوصلے نکال لیں"

۲: مرزا قادیانی کے علاوہ دوسرے بہت سے مدعیان نبوت گزرے ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائیں مثلاً

"حضرت بہاؤ اللہ (ایران) نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا اور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص...)

اگر مہلت ملنا کسی کی سچائی کی دلیل ہے تو پھر مرزا سے بہاؤ اللہ ایرانی نے زیادہ طویل عمر پائی اس لیے آپ کو اور دوسرے قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دیں اور بہاء اللہ ایرانی کو سچا مان لیں۔ مرزا قادیانی کی طرح اس کی جماعت بھی موجود ہے اور اس کے جانشین بھی موجود ہیں۔

جہاں تک دوسری آیت کا تعلق ہے تو وہ آیت پوری پڑھ لیں یا اس کا ترجمہ دیکھ لیں۔ اس آیت کی رو سے مرزا قادیانی "ظالم" تھا کہ اس نے خدا پر یہ افتراء باندھا اور کہا کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے حالانکہ اس پر وحی نہ ہوتی تھی چنانچہ آگے چل کر فرمایا:۔

"اے نبی تو دیکھے ان کی درگت جبکہ یہ ظالم موت کی بے ہوشی میں اور فرشتے پھیلاتے ہاتھ کہ نکالو اپنی جان کو کہ آج بدلہ ملے گا تم کو عذاب ذلیل کرنے والا سبب اس کے کہ تم خدا پر جھوٹ باندھتے تھے"

(سورۃ انعام)

اب دیکھئے! آپ کے مسیح اور نبی کی پوری زندگی اس کی ذلت آمیز اور عبرت انگیز موت پر ایک نظر ڈالیں۔ آپ کا جھوٹا نبی مرزا قادیانی زندگی بھر خدا کی طرف سے گوناگوں عذابوں میں مبتلا رہا جس کی مختصر سی جھلک یہ ہے۔

مرزا قادیانی کو "دردِ سر، دورانِ سر، تشنج قلب اور قوت مردمی کا عدم تھی"

(تریاق القلوب ص ۳۵ ، ص...)

ان پر ہسٹیریا کا عذاب مسلط تھا کہ وہ اندر ہی اندر شکار ہو رہے تھے۔ ان کو ہسٹیریا کے دورے پڑتے تھے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ

"میں نے دیکھا کہ کوئی کالا کالا سا چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اس کے بعد باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے (تفصیل دیکھئے سیرت المہدی حصہ اول)

یہ خدائی قہر تھا جو کالے رنگ میں آیا اور اس کو ڈرا دھمکا کر واپس چلا گیا لیکن مرزا قادیانی نے تو بہ نہ کی اور سرکشی پر اڑ گیا اس لیے پھر بھی بیماری اگر ہی گیا اور باقاعدہ دورے بھی پڑنے لگے، اور سنیئے :۔

"بولتے ہوئے اچانک ہکلائی اور زبان کی سختی ہو گئی" (کتاب مذکور ص...)

مرزا قادیانی کو "مراق کا مرض تھا"

(رسالہ ریویو ص... اگست ۱۹۲۶)

مرزا قادیانی نے "اپنی بیماری میں دق کا بھی ذکر کیا ہے" (حیات احمد دوم ص...)

مرزا قادیانی کو "سلسل ہو گئی"

(سیرت المہدی اول ص...)

ان کو دو بیماریاں تھیں "ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول"

باقی ص ۳۰ پر

قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار

مرزا طاہر کی بوکھلاہٹ

تحریر: م ۔ ب

قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانیت کی ریت کی دیوار کو تیزی سے گرتا دیکھ کر بہت پریشانی اور مایوسی سے دوچار ہے اس کا اظہار اس کی ان ہفت روزہ جمعہ کی تقریروں سے ہوتا ہے جو وہ جمعہ کے لندن میں اپنی پریشان حال امت کے سامنے خطبہ جمعہ کے نام سے سرانجام دیتا ہے۔ اور جمعہ کی ان تقریروں میں اپنی مایوسی اور بغاوت پر تلے ہوئے مریدوں کو ڈھارس دینے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ یہ تقاریر بڑے اہتمام سے ٹیپ کر کے ان کی کیسٹیں پاکستان میں قادیانیوں کے ہر گھر میں پہنچانے اور سنوانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اسی قسم کا ایک کیسٹ جو مرزا طاہر کی ۱۳ فروری کی تقریر پر مشتمل ہے۔ آج کل قادیانیوں کو سنوائی جا رہی ہیں۔ مرزا طاہر نے اس میں اپنے مریدوں کی حالت پر بڑی ناامیدی اور رنج و غم کا اظہار کیا ہے کہ وہ خطوط میں اور ان کے سامنے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کو مرزا غلام احمد کی حکومت ملنے اور فتوحات کی بشارات پر کوئی یقین نہیں رہا۔ اور جس کو بھی قادیانیت کی تبلیغ کے لیے کہا جاتا ہے وہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ اس جمعہ کی تقریر میں مرزا طاہر کی آواز بھی بھرائی ہوئی ہے۔ اور جھنجھلاہٹ بھی بھی واضح ہے (یہ کیسٹ قارئین حضرات دفتر ختم نبوت میں تشریف لا کر سماعت فرما سکتے ہیں) انہوں نے کہا نے تقیوں کی تھی ہر قادیانی اتنی شدت سے قادیانیت کی تبلیغ میں لگ جاتے کہ ہزاروں کو لاکھوں میں بدل کر رکھ دیں۔ مگر کسی نے اس پر عمل نہیں کیا۔ قادیانیت نہ پھیلنے سے اور بے یقینی پھیل رہی ہے۔ انہوں نے مریدوں سے شکوہ کیا ہے کہ تم لوگوں کو یقین ہی نہیں [illegible] کیا ہے۔ قادیانی خطوط میں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابتلا میں ہیں اور کسی کو حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی کی بشارتوں پر یقین نہیں رہا۔ انہوں نے اس امر پر بہت رنج کا اظہار کیا کہ [illegible] نے قادیانیت کی تبلیغ کے سلسلے میں بہت تنزل کیا [illegible] سال میں صرف ایک قادیانی مرید بنانے [illegible] اس کے جواب میں یہ لوگ کہتے ہیں۔ اور خطوط بھی آتے ہیں کہ سال میں ایک قادیانی بنانا بھی ناممکن ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو دنیا آسان ہے۔ مگر قادیانی بنانا ناممکن ہے۔ مرزا طاہر نے ذکر کیا ایک مشہور قادیانی سے انہوں نے [illegible] کہ [illegible] میں ایک قادیانی بناؤ گے تو اس نے جواب دیا میں جھوٹا وعدہ نہیں کر سکتا۔ اس جواب پر مرزا طاہر بہت جز بز ہو گئے اور [illegible] (Temper [illegible]) کر گئے اور [illegible] کہ تم اپنے [illegible] سے [illegible] کارندہ تو کر سکتے ہو [illegible] اور تبلیغ کر [illegible] کارندہ تو کر سکتے [illegible] قادیانیت کی تبلیغ کے لیے [illegible] نہیں کر سکتا۔ ہمارا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی باتوں پر عدم یقین پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے پھر کہا کہ اپنے ہی قادیانی مریدوں کو تو [illegible] کہ تم لوگ [illegible] گئے ہو اور بہت [illegible] ہیں۔ اور تبلیغ کرنے [illegible] (یعنی مسخ اور [illegible]) کرنے لگ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے پریشان اور بغاوت پر تلے ہوئے مریدوں سے اپیل کی کہ [illegible] تبلیغ [illegible] کی تحریک کی بیماری کو [illegible] انہوں نے [illegible] کہ بڑے بڑے مخلص [illegible] ہیں اور بہت سے تو کہتے ہیں کہ تقدیر [illegible] خلافت [illegible] اس لیے قادیانیت کیسے [illegible] سکتی ہے۔ انہوں نے آگے چل کر کہا کہ قادیانی تحریک کا [illegible] تو ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ مگر آپ [illegible] کوئی [illegible] ان کے اس دعوے پر یقین نہیں کرتے اور انہیں پاگل سمجھتے ہیں، انہوں نے ایک پریس کانفرنس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے کہا کہ وہ ساری دنیا کو فتح کر کے اس پر قادیانیت کا جھنڈا گاڑ دیں گے تو پریس کے نمائندے انہیں پاگل سمجھ کر زیر لب مسکرانے لگے، مرزا طاہر نے شکوہ کیا کہ پہلے تو ان کے مرید ان بشارتوں پر یقین کرتے تھے مگر اب ان میں بھی اتنی مایوسی، بددلی اور ایمانی کمزوری پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بھی مرزا غلام احمد کی بشارتوں اور فتوحات کی باتوں کو ناممکن سمجھنے لگ گئے ہیں قادیانی گروہ کو مایوسی اور شکست خوردگی کی دلدل سے نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بڑے زور سے اپنی بھرائی ہوئی اور جھنجھلاہٹ بھری آواز میں فریاد کی کہ اپنی ڈکشنریوں سے ناممکن کا لفظ نکال دو۔

انہوں نے دنیا میں قادیانیت کی تبلیغ پر اپنی جماعت کے ردعمل کی مثال اس بادشاہ سے دی جس نے ایک تالاب بنوایا اور رعایا سے اپیل کی کہ ہر فرد ایک ایک لوٹا دودھ کا اس میں ڈال دے۔ بادشاہ کا خیال تھا اس طرح تالاب دودھ سے بھر جائے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ ہر شخص نے سوچا کہ اگر میں اپنا دودھ کا لوٹا نہ ڈالوں تو کیا فرق پڑے گا۔ چنانچہ اگلے دن جب تالاب دیکھنے گیا تو وہ بالکل خالی تھا کسی نے بھی اس میں اپنے حصہ کا دودھ نہ ڈالا۔ یہ مثال دینے کے بعد طاہر مرزا نے یاس بھرے لہجے میں قادیانی امت سے شکوہ کیا کہ آج کل وہ قادیانیت کے پھیلاؤ اور ترقی کے لیے جو بھی اپیل اور کوشش کرتے ہیں اس کا بھی یہی حشر ہوتا ہے۔ یعنی ان کی نااہلی، ناامیدیوں اور فتوحات کی تمناؤں کے تالاب میں سوائے حسرت اور یاس اور ناامیدی کے کچھ میسر نہیں ہوتا۔

قادیانیت کے حسرتناک انجام کے پیش نظر مرزا طاہر نے اپنے اندھے عقیدت مندوں کو تنبیہ کی کہ اپنا ایمان (مرزا قادیانی) پر مضبوط رکھو اور ان کی بشارتوں پر یقین رکھو فتح و نصرت ملے گی ایمان رکھو۔ اگر تم تبلیغ اور تحریک کرو گے اگر ان باتوں پر عدم یقین ہو گا یا ناممکن خیال کرو گے تو فتح اگلی صدیوں پر جا پڑے گی۔ قادیانی [illegible] کہا کرتے تھے کہ ایک صدی پوری ہونے

تک ان کی حکومت بن جائے گی اور فتوحات ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس فتح کی خوشی میں نصرت جہاں جوبلی فنڈ ۱۹۸۹ء میں منانے کا پیشگی اعلان کر کے کروڑوں روپے کا فنڈ بھی اکٹھا کر لیا گیا۔ مگر فتح کی بجائے مقصد کے اختتام سے پہلے ہی قادیانیت چاروں شانے چت ہو کر ساری دنیا میں رسوا ہو گئی اور ان کا نام نہاد خلیفہ بادشاہت کی حسرت لئے ہوئے دربدر ہو کر در در کی خاک چھاننے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر قادیانیوں کے گرو گھنٹال اس ناکامی اور شکست کی ذمہ داری اپنے اندھے عقیدتمند بدقسمت قادیانیوں کی ایمانی کمزوری اور بے یقینی پر ڈال کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر نے پرجو کہا ان کی جماعت کے خلاف نازیوں کی طرح منظم اور شدید پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ جس سے قادیانی گروہ میں شدید مایوسی بددلی اور بے یقینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان کے پرانے اور مخلص مرید بھی ان کے احکامات نہیں مانتے بلکہ تنقید اور تضحیک کرنے لگ گئے ہیں۔

معزز قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی قوت کے بل بوتے پر اور اپنی شاطرانہ چالوں سے ایک صدی قبل ختم نبوت کی فصیل میں نقب زنی کی تھی۔ اس کا حسرتناک انجام آپ کے سامنے ہے۔ الحمد للہ کہ اس سلسلہ میں عالمی تحریک ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے تاریخی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن دشمن اب بھی جگہ جگہ منظم ہو کر اپنے بچاؤ کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اس لیے قارئین خود اپنے حلقہ اثر میں تمام مسلمانوں کو بھی تحریک ختم نبوت میں دامے درمے سخنے حصہ لینے کی تلقین کریں۔ اپنے حلقہ اثر میں قادیانی حضرات کو مفت ختم نبوت اور دیگر لٹریچر بہم پہنچائیں۔ ضرورت ہو تو دفتر ختم نبوت میں لائیں۔ ہر طرح کوشش کریں کہ ان گمراہ گروہ کو دوبارہ اُمت محمدیہؐ کے جھنڈے تلے لانے کے لیے عالمی تحریک ختم نبوت کا ساتھ دے کر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سرخرو ہوں۔

خاتم النبیینؐ کے معنی اور مرزا غلام احمد قادیانی ۹

از محمد عبدالرؤف نعمانی ---- دہاڑی موڑ کچا کھوہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں "خاتم النبیین" کے معنی اور مسئلہ ختم نبوت کی توضیح و تفصیل تو آپ اکثر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی زبان سے ہمارے ان معنوں کی تائید سنئے جس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہمارے جن معنوں کو آج امت مرزائیہ غلط قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہی معنی ان کے نام نہاد پیغمبر نے پہلے کئے ہیں۔ مرزا قادیانی کے ایسے حوالے کو بہت ہیں جن میں اس نے "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کیے ہیں۔ اور یہ مانا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(۱) قد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین (ترجمہ) بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص۲۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

(۲) اپنی مشہور و معروف کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتا ہے ان رسولنا خاتم النبیین وعلیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین (ترجمہ) ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ ختم اور منقطع ہو گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ضمیمہ ص۶۴)

(۳) الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین (حمامۃ البشریٰ ص۳۴)

ترجمہ: کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ رب الرحیم نے بغیر کسی استثناء کے ہمارے نبی کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم الانبیاء کی تفسیر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کے ساتھ فرما دی ہے اور اس طرح نبی بعدی میں لا نفی عام ہے۔

(ازالہ اوہام ص۴۶)

(۴) اپنی ایک اور کتاب "تریاق القلوب" میں "خاتم" کے معنی بیان کرتا ہے۔ اور اقرار کرتا ہے کہ خاتم کے معنی افضل کے نہیں بلکہ آخری کے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی جیسا کہ اس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا" ص۱۵۹

اس عبارت میں اس نے صاف الفاظ میں خاتم کے معنی آخری کیے ہیں۔ نہیں تو ماننا پڑے گا کہ ان کے بعد ان کی والدہ کے ہاں کوئی غیر شرعی لڑکا ضرور ہوا ہو گا۔

(۵) ایک اور کتاب میں خود اپنے متعلق "خاتم" کا لفظ استعمال کر کے "آخری" معنی کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام آئے ہیں۔ ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنے والا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۱۸)

(۶) "قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی نبی کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا ہو" (ازالہ اوہام ص۷۶۱)

(۷) چونکہ ہمارے سید و رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔

(شہادت القرآن ص۲۸)

(۸) اپنی ایک اور کتاب میں قادیان کا یہ نبوت کا دعویدار لکھتا ہے۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حدیث "لا نبی بعدی" ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی اس آیت ولکن رسول

اللہ وخاتم النبیین سے بھی امر کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ (کتاب البریہ صفحہ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

⑨ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا جھوٹا دعویدار اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے۔

قرآن شریف جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح لفظوں فرما چکا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں (تحفہ گولڑویہ ص۴)

یہ تو تھے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات جن میں اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، بلکہ جو اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں وہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ،، چنانچہ حمامۃ البشریٰ میں خود لکھتا ہے ”وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین“ مجھے کیسے ہو سکتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی قوم سے جا ملوں“ اب آپ تصویر کی دوسری طرف دیکھیے تو بالکل الٹ معاملہ آپ کو دکھائی دے گا کہ وہی شخص جو ابھی کہہ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے کافروں میں سے ہو جاؤں یا ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت قیامت تک کے لیے بند ہو چکا ہے۔ یا ”لانبی بعدی“ میں ”لا“ نفی عام ہے۔ یا یہ کہ ہمارے پیغمبر سب سے آخری پیغمبر ہیں اور بغیر کسی استثنا کے ہیں۔ وہی نبیرا بلکہ جھوٹ نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ اور بقول خود کافروں کی قوم میں جا ملتا ہے (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶) لیکن دعویٰ یکدم نہیں کر دیتا بلکہ بتدریج محدث وملہم کی حدود کو پھلانگتا ہوا ظلی اور بروزی نبوت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور پھر یہاں سے یکدم چھلانگ لگاتا ہوا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ اور آخر میں اپنے آپ کو مثیل محمد، بلکہ محمد مصطفےٰ کے مقابل نہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے اور اپنے نظریہ اور نقطہ نگاہ کو ایسا تبدیل کر دیتا ہے کہ جو چند سال قبل اس کے نزدیک کافر تھے وہ یکدم صحابہؓ کے مقابل جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) اب وہی آدمی جس کے متعلق آپ چند سطور قبل یہ پڑھ آئے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے۔ اب کس طرح نبوت کا دعویدار ہو گیا ہے۔ اس کو بھی اس کی کتابوں سے پڑھیے اور پھر اندازہ لگائیے کہ کیا وہ سچا تھا یا جھوٹا۔ سچا تھا تو یہ متضاد بیانی کیوں؟ اور جھوٹا تھا تو شیطانی الجنٹ بھیڑیا۔ لہٰذا اس کی تکذیب کے لیے ہر کلمہ گو کو کوشش کرنی چاہیے۔

مرزا قادیانی کی الہامی زندگی اور موت

حکیم میر محمد ربانی ہیلاں رحیم یار خان

مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب ”ازالہ اوہام“ میں اپنا مندرجہ ذیل الہام بمعہ تشریح ذکر کرکے یہ نہیں بتایا کہ یہ مذموم اور خبیث الہام کس شخص کے متعلق ہے اور کونسا بدزبان اور بدگو آدمی اس کا مورد و مصداق ہے۔ بہرحال یہ الہام کسی شریف اور سنجیدہ آدمی کے خلاف نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا ہدف لامحالہ کوئی اوباش شخص ہے۔ الہام زیر بحث بطور ذیل ہے۔ جس کی تشریح وتفصیل خود مرزا قادیانی کی بیان کردہ ہے۔

کلب یموت علیٰ کلب

ایک کتا کلب کے اعداد پر مرے گا۔

ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ کلب یموت علیٰ کلب یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب وہ باون سال کے اختتام پر قدم دھریگا تب اسی سال کے اندر راہی ملک بقاء ہوگا۔

جاننا چاہیے کہ مرزائی ملہم نے مرزا صاحب کو یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسا ایسا آدمی ہے جو عند اللہ کلب کا مقام رکھتا ہے اور کلب کے باون اعداد پر مرنے والا ہے۔ لیکن خدائے قدوس نے میری فہم وفراست پر واضح کر دیا ہے کہ اس مرزائی الہام سے مراد خود مرزا قادیانی ہیں۔ کیونکہ مرزا جی نے اپنی اسی کتاب ”ازالہ اوہام“ صفحہ ۵۸ پر بقلم خود خود لکھ دیا ہے کہ

”بسا اوقات انسان دوسرے کو دیکھتا ہے اور اس سے مراد خود اس کا اپنا ہی نفس ہوتا ہے“۔

چنانچہ اس الہام کی تشریح کے سلسلہ میں میری استدلالیہ وجوہات تین عدد ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

اول یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی یہی کتاب ”ازالہ اوہام“ سال ۱۸۹۱ء کے آخر میں لکھ کر طبع کرائی اور سال ۱۸۹۲ء کے شروع میں لوگوں کے اندر تقسیم کی اور پھر قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب ”کتاب البریہ“ صفحہ ۱۴۳ پر تحریر کیا ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔ بنا برآں اگر کتاب مذکورہ کے سال طباعت (۱۸۹۱) سے مرزا صاحب کے سال ولادت (۱۸۳۹) کو نفی کر لیں (۱۸۹۲ – ۱۸۴۰ = ۵۲) تو پھر بھی اس کی عمر کلب کے اعداد پر باون سال بنتی ہے اور وہ بالہام خود کلب بنتے ہیں

دوم یہ کہ مرزا جی نے بحوالہ مذکورہ بالا اپنی نابالغی غیر بلوغ کی عمر سولہ سال یا سترہ سال لکھی ہے اور بحوالہ مذکورہ بالا اسکی یافتہ عمر ۶۸ سال یا ۶۹ سال بطور ذیل ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ اسکی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی ہے (۱۹۰۸ – ۱۸۴۰ = ۶۸) اور (۱۹۰۸ – ۱۸۳۹ = ۶۹)۔

اب اگر اسکی عمر غیر بلوغ (۱۶ سال) کو اسکی یافتہ عمر (۶۸ سال) سے نفی کریں (۶۸ – ۱۶ = ۵۲) یا اسکی عمر غیر بلوغ (۱۷ سال) کو اسکی یافتہ دوسری عمر (۶۹ سال) سے نفی کریں (۶۹ – ۱۷ = ۵۲) تو دونوں حالتوں میں اسکی عمر بلوغ کلب کے اعداد پر باون سال بنتی ہے اور وہ بالہام خود کلب قرار پاتا ہے۔

سوم یہ کہ الہام مذکورہ کے اندر کلب کا لفظ دو دفعہ آیا ہے اور کلب کے اعداد باون ہیں۔ اگر ۵۲ کو ۲ پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت ۲۶ آتا ہے جس سے مجھکو مرزا صاحب کی عیسوی

باقی ص ۳۰ پر

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

ایم ثناء اللہ اسرار فاروقی چوک کروڑ لعل عیسن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت اللعالمین کہتے ہیں۔ جو کسی اور نبی کا لقب نہیں ہے۔ آپ غریبوں کی خواہش پوری کرتے تھے۔ اور مصیبت میں دشمنوں کی بھی مدد فرماتے تھے اور ان کے کام آتے تھے۔ آپ دوست اور دشمن سے ہمدردی کرتے اور کمزوروں اور فقیروں کے لیے آپ مددگار رہتے۔ آپ یتیموں کے نگہبان اور غلاموں کے غمگسار رہتے۔

آپ غلطیاں کرنے والے کو معاف فرما دیتے تھے۔ اور دشمنوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دیتے تھے آپ جھگڑوں کو ختم کرتے اور جنگ کرنے والے قبیلوں کو اس طرح ایک دوسرے سے ملاتے کہ وہ آپس میں گھل مل جاتے۔ آپ پر غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی اور قوم کو تبلیغ کا حکم ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نسخہ کیمیا دیا جس کا نام قرآن مجید ہے۔ جس کی تعلیم سے عرب کی جاہل قوم کی حالت سدھر گئی۔

سنجیدہ مزاح

محمد یوسف قریشی، کنڈ دیارہ

کسی دعوت میں

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چھوہارے کھا رہے تھے اور گٹھلیاں اتفاق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے ڈھیر ہو رہی تھیں۔ کھا چکنے کے بعد ایک صحابیؓ نے ازراہِ مذاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اُف آپؓ نے اتنے چھوہارے کھائے کہ گٹھلیوں کا انبار لگا پڑا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جی ہاں! مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ چھوہارے مع گٹھلیوں کے کھا گئے۔

ہمارا ایمان

محمد نواز برق گورنمنٹ پرائمری سکول ٹنڈو اللہ یار

ہم مسلمان ہیں۔ ہم اللہ کی وحدانیت پر بغیر شرکتِ غیرے، غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسلامی نظام ہماری معیشت ہے۔ ہماری منزل اللہ کی رضا و خوشنودی ہے۔ ہم آخری پیغمبر کی آخری اُمت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں۔ ہم مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور کافر اور واجب القتل خیال کرتے ہیں۔ ہم ختم نبوت کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دینے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔

شیطان کو دھوکہ

مہر اللہ یار سہال چک ملہے والا، ساہیوال

ایک بزرگ نے شیطان کو دیکھا اور اس سے دریافت کیا کہ مجھے ایسے کام کی تلقین کرو کہ جس سے میں تمہاری طرح بن جاؤں اور صحیح معنوں میں تمہارا چیلہ بن جاؤں۔ شیطان حیرت سے کہنے لگا تم نے عجیب و غریب سوال کیا ہے۔ آخر تمہیں کیا ضرورت ہے۔ اُن بزرگ نے کہا کہ دل سے مجبور ہوں جی چاہتا ہے کہ بالکل تمہارے جیسا بن جاؤں۔ شیطان نے کہا اگر واقعی تمہیں ایسی خواہش ہے تو دو کام ضرور کرنا اوّل

نماز چھوڑ دو، دوسرے جھوٹی سچی قسمیں خوب کھاؤ۔ اس طرح تجھ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اور اس طرح تم میرے چیلے بن جاؤ گے۔ اُن بزرگ نے یہ سُن کر خدا کی قسم میں یہ دونوں کام زندگی بھر نہیں کروں گا، شیطان نے یہ سُن کر کہا کہ آج تک تو میں نے دُنیا کو دھوکہ دیا لیکن تم تو میرے بھی اُستاد نکلے اور مجھے بھی دھوکہ دیا۔ اب میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی سے اپنے دل کی بات نہیں کہوں گا اور نہ ہی کسی کے دھوکہ میں آؤں گا۔

ریا کی مختلف صورتیں

محمد اختر صدیقی، ہارون آباد

اگر عمل میں دُنیائے فاسد یعنی معصیت کی نیت ہو تو یقیناً ریا ہے اور دنیائے مباح کی نیت ہو تو اگر عمل دُنیاوی ہے۔ تو وہ ریا نہیں، اگر عمل دینی ہے تو وہ ریا ہے اگر کسی شخص کو اس لیے راضی کیا جائے تاکہ اُس کے شر سے محفوظ رہے تو یہ ریا نہیں اور اگر مخلوق کو اس لیے راضی کیا جائے کہ وہ ہمارے معتقد ہیں مُرید زیادہ ہوں تو یہ ریا ہے

کیونکہ یہ نیت کی معصیت ہے اس واسطے کہ عین عبادت کے وقت اس کی نظر مخلوق پر رہی اور ان کی نظر میں معظم رہنا چاہا۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

اقبال اللہ عادل، ترنگی مردان

کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت ہماری دعائیں بارگاہ الٰہی میں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ حضرت ابراہیم بلخیؒ نے فرمایا کہ

۱۔ تم خدا کو جانتے ہو اور مانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

۲۔ تم رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰؐ کو پہچانتے ہو مگر اُن کی پیروی نہیں کرتے۔

۳۔ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے

۴۔ تم یہ جانتے ہو کہ جنت اطاعت کرنے والوں کے لیے ہے مگر تم اس کی طلب نہیں کرتے۔

۵۔ تمہیں معلوم ہے کہ دوزخ گنہگاروں کے لیے مگر تم اس سے ڈرتے نہیں۔

۶۔ تم شیطان کی دشمنی کو جانتے ہو مگر اس سے بھاگتے نہیں بلکہ اُس سے دوستی کرتے ہو۔

۷۔ تم عزیز اقارب کو اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے۔

۸۔ تم موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا سامان جمع نہیں کرتے، بلکہ ساری دُنیا کا سامان جمع کرتے ہو۔

معلومات

عنایت اللہ شاکر، لودھراں

- حضرت آدمؑ کو صفی اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت ابراہیمؑ کو خلیل اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت نوحؑ کو نجی اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت اسماعیلؑ کو ذبیح اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت داؤدؑ کو خلیفۃ اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت عیسیٰؑ کو روح اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت محمد مصطفیٰؐ کو رسول اللہ کہتے ہیں۔
- حضرت ابوبکرؓ کو صدیق اکبر کہتے ہیں۔
- حضرت عمرؓ کو فاروق اعظم کہتے ہیں۔
- حضرت عثمانؓ کو جامع القرآن کہتے ہیں۔
- حضرت علیؓ کو شیر خدا کہتے ہیں۔

پاگل کی کہانی

محمد طفیل خان، منی انار کلی لاہور

آؤ بچو! سنو کہانی
ایک تھا پاگل قادیانی

ڈاکہ کو وہ روٹی سے کھاتا
شراب تھی اس کی گویا پانی

رنگت اس کی کالی کالی
عادت اس کی تھی مستانی

جہاد کو اس نے کفر بتایا
وحی تھی اس کی من گھڑت کہانی

بھاگا مسلمانو! اس کے ڈر سے
زن، زر، زمین اس کی چال پرانی

ٹٹی میں گر کر مرا کمینہ
بس ختم ہوئی اس پاگل کی کہانی

بقیہ: بزم ختم نبوت

آپ اپنے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کی راہنمائی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مزید ہمت و استقامت علی الحق و اظہار علی الحق کی توفیق عنایت فرمائے۔ ختم نبوت کے پروانوں شمع رسالت کے پروانوں عاشق رسول سے استدعا ہے اپیل ہے کہ اس کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیں، دارالعلوم عثمانیہ رجسٹرڈ مریالی کے سالانہ جلسے کے عظیم الشان تاریخی اجتماع میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اہم مطالبات پیش کیے گئے۔ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو آف لاڑکانہ نے مرزائیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم نعمت کے لیے قبول فرمائے (آمین)

صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں

حافظ محمد ایوب صابر، احمد پور شرقیہ

آپ سوچتے ہوں گے کہ مسلمانوں میں اتنے سارے فرقے ہیں۔ ان میں کون سا فرقہ حق پر ہے؟ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کون سا فرقہ حق پر ہے۔ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے بہتر فرقے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا فرقہ حق پر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ما انا علیہ و اصحابی یعنی جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریقے پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ کے بعد صحابہؓ معیار حق ہیں یعنی حق کو پہچاننے کی کسوٹی ہیں۔ بعض لوگوں نے تاریخ کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں جھوٹی باتیں لکھ دی ہیں۔ ہمیں تاریخ کی صرف وہی باتیں تسلیم کرنی چاہیے جو قرآن و حدیث کے موافق ہو۔ معیار حق آیات قرآنیہ اور حدیث نبویہ ہیں۔ قرآن و حدیث سے صحابہ کرامؓ کا معیار حق ہونا ثابت ہے۔ اس کی تفصیل کسی بھی عالم حق سے پوچھ لیجئے اور عالم حق وہ ہے جو اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

بزم ختم نبوت

پرچہ کے اثرات

ہارون مطیع اللہ اعوان، کراچی

الحمد للہ ختم نبوت کا پابندی سے مطالعہ جاری ہے۔ ہمارے دوست افتخار صاحب جنھوں نے ایجنسی گرائی ہوئی ہے پنجاب میں مختلف جگہ اپنے عزیزوں میں پرچہ بذریعہ ڈاک بھجواتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگوں نے الحمد للہ ختم نبوت کے مطالعہ کی وجہ سے قادیانیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیا ہے۔ ابھی حال ہی میں میرے ایک عزیز کا خط آیا کہ اس نے ختم نبوت پڑھنے کے بعد لین دین بند کر دیا ہے۔ ادھر میرے ایک مقتدی نے رسالہ پڑھنے کے بعد ایک قادیانی کو کہا کہ وہ اس کی دکان پر نہ آیا کرے۔ غرض کہ الحمد للہ پرچہ کی وجہ سے کافی فائدہ ہو رہا ہے اور قادیانی اپنی موت آپ مر رہے ہیں۔ شمارہ ۱۴ کا ٹائیٹل بہت پسند آیا۔ واقعی یہ مردود (مرزا قادیانی) سانپ تھا۔ ہمارے ایک پڑھے لکھے آدمی نے اس ٹائیٹل پر اعتراض کیا تو بندہ نے اس کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اجاگر کرنے کے بعد مختصراً اسے مرزا لعین کے معتقدات بتائے۔ تو الحمد للہ مطمئن ہو گیا اور کہا کہ "پھر تو یہ شخص اس سے کہیں بڑا سانپ تھا" اور پھر اس نے اپنے پہلے والے نظریہ سے مکمل توبہ کی اور قادیانیوں سے انفرادی بائیکاٹ کرنے کا عہد کیا۔

منڈی بہاؤالدین سے اجتماعی تاثرات

رپورٹ: ملک محمد یامین قادری

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت کے مقامی رہنما ملک ایاز احمد نے کہا کہ ختم نبوت رسالہ ہماری ایجنسی کا ایک مذہبی معلوماتی رسالہ اور ہمارے دل کی آواز ہے۔ اس کا معیار تمام رسائل سے افضل ہے۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے ہر ایک دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین

متحدہ شریعت محاذ منڈی بہاؤالدین کے امیر الحاج جاوید اقبال چغتائی نے اپنے تاثرات میں بتایا کہ رسالہ ختم نبوت دشمنان اسلام کے خلاف ایک تلوار ہے۔ اس کے پڑھنے سے ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ختم نبوت کے لیے جان کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں۔ ختم نبوت انٹرنیشنل رسالہ ہمارے دل کی دھڑکن ہے۔

انجمن فدایان صحابہؓ کے نائب صدر شیخ غلام مرتضیٰ و سیکرٹری جنرل قاری محمد عزیز چدھکانی نے کہا کہ ختم نبوت انٹرنیشنل رسالہ ایک تحریک اور جذبہ کا نام ہے۔ اس کے پڑھنے سے ہماری بہت سی آرزوؤں کو تسکین پہنچتی ہے اور مرزائیوں کے لیے تلوار کا کام دے رہا ہے اور مرزائی اس رسالہ کو اپنے لئے بہت بڑا خطرہ سمجھتے ہیں۔

انجمن سپاہ صحابہؓ منڈی بہاؤالدین کے ناظم اعلیٰ ملک مظہر محمود نے کہا کہ انٹرنیشنل ختم نبوت رسالہ نے ہمارے نوجوانوں کو ایک جوش و ولولہ دیا ہے۔ اس سے ہمارا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما ملک محمد افضال نے کہا کہ اس رسالہ ختم نبوت نے مرزائیوں کے دل میں خنجر چلا دیئے ہیں۔ اور اعلیٰ روایات قائم کی ہیں اس کے پڑھنے سے پوری دنیا میں مرزائیوں کی سازشوں کا پتہ چلتا ہے کافی نہایت عمدہ اور معیاری ہے میری دعا ہے کہ اللہ اس کو دشمن کی نظر بد سے بچائے۔

بے مثال ہے

حافظ حبیب اللہ باران زئی، قطر

ختم نبوت کے شمارے باقاعدگی سے مل رہے ہیں۔

معراج کی عکاسی، ایسا ٹائٹل میں نے کبھی نہیں دیکھا

ننکانہ صاحب سے مجاہد ختم نبوۃ متین خالد کا مکتوب

مکرمی و محترمی جناب حافظ محمد حنیف صاحب!

شمارہ نمبر ۳۰ کا ٹائیٹل اتنا خوبصورت ہے کہ فوراً فریم کرا لیا، آپ لوگ اس کے لیے نہایت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اتنا خوبصورت اور دیدہ زیب، مسحور کن، ایمان پرور اور معراج کی صحیح عکاسی کرنے والا ٹائیٹل آج تک نہیں دیکھا۔ آپ نے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائیں (آمین)

اس کے پڑھنے سے ایمان اور دل و دماغ تازہ ہوتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک عزوجل رسالہ کو اور تمام کارکنان کو اور علماء حق کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ رسالہ بے مثال ہے اس کی تعریف نہ بیان کر سکتا ہوں نہ لکھ سکتا ہوں۔

میں رسالہ بڑے غور سے پڑھتا ہوں

شارا محمد کسٹری، اسٹیل مل کراچی

میرے سامنے بین الاقوامی جریدہ ختم نبوت ہے میرے والد پاکستان اسٹیل میں کام کرتے ہیں۔ اور تقریباً ہر رسالہ لاتے ہیں۔ میں یہ رسالہ بڑے غور سے پڑھتا ہوں آپ کے رسالے کو میں لائبریری میں رکھتا ہوں۔

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

نصر اللہ ناصر دستی، ڈیرہ غازیخان

ہفت روزہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جس کا میں شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں کیونکہ آپ نے مجھ پر عظیم احسان کیا ہے ختم نبوت پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے، خدا گواہ ہے جب میں رسالہ پڑھتا ہوں تو خوشی سے میرے آنسو بے دریغ چھلک پڑتے ہیں اور سوچتا ہوں، سوچتا ہی نہیں بلکہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدایا تو ان حضرت کی غائب سے امداد فرما اور اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔

تمام دوست شوق سے پڑھتے ہیں

محمد مسلم، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

میں ننکانہ صاحب کا رہائشی ہوں اور یہاں ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر کر رہا ہوں۔ ننکانہ صاحب میں میرے دوست شیخ محبوب احمد صاحب ہیں جو مجھے ختم نبوت کا ہر شمارہ بذریعہ ڈاک یہاں پہنچاتے ہیں۔ اور ہم تمام دوست بڑے شوق سے اسے پڑھتے ہیں۔ یہ اس رسالہ کا اپنا کمال ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے کہ یہ خود بخود پیا مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ سب کو اور یہ رسالہ یہاں پہنچانے والے دوست کو دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے (آمین)

پپلاں ضلع میانوالی میں شیزان کے بائیکاٹ کی مہم

رپورٹ: حافظ محمد اسلم، پپلاں

ہم نے رسالہ پڑھا کہ شیزان کا بائیکاٹ کیا جائے، تو ہم نے پورے شہر کا اجلاس بلایا جس میں تمام مکتب فکر کے لوگ اکٹھے ہوئے۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ شہر میں مشترکہ ایک جلسہ رکھا جائے۔ کھلے میدان میں جلسہ ہو تاکہ پورے شہر کو علم ہو جائے اور دوسرے اتحاد کا بھی مظاہرہ ہو جائے اور اس سے کافی اثرات پڑیں گے۔ ۲۷ مارچ بروز جمعہ نوری مسجد کے سامنے ریلوے گراؤنڈ میں جلسہ ہوا، جس کی صدارت یہاں کے بریلوی مکتب فکر کے ترجمان حضرت مولانا صاحبزادہ ریاض محمود صاحب نے کی۔ اس میں چیدہ چیدہ افراد کے نام یہ ہیں۔ محمد اکبر قریشی، ڈاکٹر محمد انور، رانا منظور احمد کونسلر پپلاں، خالد شاپنگ سنٹر رانا مشتاق احمد، حافظ عبدالرشید خطیب جامع مسجد مدنی پپلاں، حافظ اللہ بخش صاحب خطیب جامع مسجد غوثیہ پپلاں، نعمان احمد انصاری خطیب مسکین شاہ والی مسجد، حافظ عبدالرشید خطیب جامع مسجد مائی والی مسجد اور علاقہ و شہر کے دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ اور خطاب ختم نبوۃ کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی محمد اللہ یار صاحب کا ہوا، خوب مفصل بیان ہوا۔ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزا غلام احمد کا پوسٹ مارٹم اور شیزان کا بائیکاٹ کرنے کی درخواست کی۔ لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر شیزان کے بائیکاٹ کا اعلان کیا، اور جو شیزان بیچے گا اس کا بھی بائیکاٹ کریں گے ماشاء اللہ جلسہ کے بڑے اثرات مرتب ہوئے اور شیزان کے خلاف مہم شروع ہو گئی۔ اور اب اشتہارات چھپوا کر پورے علاقہ میں لگائے جائیں گے بعد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب کرایا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ محمد اکبر قریشی، نائب سرپرست ڈاکٹر محمد انور اور صدر نعمان احمد انصاری اور جنرل سیکرٹری رانا مشتاق خالد شاپنگ سنٹر مقرر ہوئے۔ شیزان کے ایجنٹ خالد شاپنگ سنٹر کے پاس آئے تو انہوں نے شیزان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ اور ایجنٹ کی بے عزتی کی اور اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو یا قادیانی اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ خالد نے کہا کہ پھر تم مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور کہو کہ وہ جھوٹا اور کذاب تھا۔ بس پھر تو وہ چلتا بنا۔ ماشاء اللہ ختم نبوت کے کام میں رانا خالد صاحب خوب دلچسپی لے رہے ہیں اور اس جلسہ میں رانا منظور احمد صاحب کونسلر نے بھی کافی حصہ لیا۔ اور رانا مشتاق صاحب نے بھی بڑا کام کیا۔ اور خالد صاحب کے ساتھ ایک دوکان شفائی دواخانہ ہے اس کے پاس بھی شیزان کا ایجنٹ آیا تھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میرے پڑوسی خالد صاحب ختم نبوت کے بڑے شیدائی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی نے شیزان کی بوتلیں رکھیں تو ہم بوتلیں توڑ دیں گے۔ کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ اگر بوتلیں توڑ دی جائیں گی تو جتنی بوتلیں ٹوٹیں گی انکے پیسے مجھے دو گے، ایجنٹ نے کہا کہ میں اس کی ضمانت نہیں دے سکتا اور چلتا بنا۔

بہت انتظار رہتا ہے

محمد علی خاکی، بچی والا تحصیل کوٹ

ماشاء اللہ رسالہ ختم نبوت بہت خوبصورت ہے۔ رسالے کا بہت انتظار رہتا ہے۔ پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

پیارا رسالہ

محمد نواز فاروقی، مریالی ڈیرہ اسمٰعیل خان

رسالہ ختم نبوت بہت پیارا ہے۔ مجھے بے حد پسند

نیشنل بنک ملتان زون میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے راہنماؤں کا اظہار تشویش

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے رہنماؤں حاجی سیف الرحمان، حاجی عمر دراز چوہدری محمد علیم، حافظ عبدالحمید، محمد ریاض چغتائی، عبدالرحمان انصاری اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں نیشنل بنک پاکستان میں بڑھتی ہوئی قادیانی یلغار پر رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیشنل بنک ملتان سرکل کا سربراہ ایک متعصب قادیانی ہے۔ اس نے اپنے عہدہ کا چارج سنبھالتے ہی ڈیرہ اسماعیل خان سے ایک قادیانی مرزا ناصر احمد کو مرزائی جماعت کی ہدایات پر ملتان تبادلہ کرالیا اور اس کی ترقی کرائی جس سے علاقہ کے کم و بیش تیس زائد آفیسرز کی حق تلفی ہوتی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا قادیانی افسر کی تعلیم صرف میٹرک ہے اور ہر وقت ارتداد میں مصروف رہتا ہے۔ نیز چوہدری اسلم کے گھر قادیانی جماعت کے اجلاس ہوتے ہیں جس سے مسلمان ملازمین میں زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ اور حال ہی میں اس نے بنک ملازمین کے صدر چوہدری عبدالرؤف خالد جو مولانا محمد شریف جالندھری سابق ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فرزند ارجمند ہیں پر قاتلانہ حملہ کرایا اور غنڈوں کی مکمل سرپرستی کی۔ لہٰذا اسے فی الفور اس عہدہ سے برطرف کرکے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ علاوہ ازیں مذکورہ قادیانی ایک بددیانت اور بے ایمان شخص ہے۔ اپنے پسندیدہ لوگوں کو لاکھوں روپے قرض کا فائدہ پہنچایا ہے۔ قبل ازیں کہ یہ اشتعال تحریک کی صورت اختیار کرے بنک کی مرکزی انتظامیہ اس کا نوٹس لے۔ نیز مذکورہ رہنماؤں نے جمعیت اہلحدیث کے جلسہ میں بم کا دھماکہ کرنے والے تخریب کاروں کو فی الفور گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

ملتان میں ایک قادیانی گرفتار

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) پولیس تھانہ پرانی کوتوالی نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ایک قادیانی تاجر زبیر کو گرفتار کرلیا اور اُسے جوڈیشنل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا بتایا جاتا ہے کہ اتحاد شوز کمپنی کا مالک زبیر احمد قادیانی ہے۔ اور اُس نے کلمہ پاک کا بیج لگا رکھا تھا ایک شخص محمد حسین شیخ نے اُس کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے سے منع کیا تو زبیر نے پولیس کو اطلاع کردی کہ ایک شخص محمد حسین اُسے دھمکیاں دے رہا ہے۔ جس پر پولیس نے اُسے حراست میں لے لیا جب اس کی خبر مسلمانوں کو پہنچی تو دوکانداروں کی بڑی تعداد ایک جلوس کی شکل میں تھانہ پہنچ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما بھی وہاں پہنچ گئے اور اصل صورتحال کو واضح کیا جس پر پولیس نے زبیر احمد کے خلاف مقدمہ درج کرکے اُسے گرفتار کرلیا۔

قادیانی کی دکان سے کلمہ طیبہ ہٹایا جائے

دار برٹن (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نئی آباد کاری وار برٹن کے صدر محمد اقبال نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی آئے دن شہر میں شرانگیزیاں پھیلا کر اپنے جھوٹے پیشوا مرزا طاہر کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مشہور قادیانی رانا شہادت نے اپنی آڑھت کی دکان پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا ہے۔ جو سراسر مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہے اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ اس کلمہ طیبہ کو رانا شہادت مرتد کی آڑھت کی دکان سے ہٹایا جائے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور اگر کلمہ طیبہ نہ ہٹایا گیا تو حالات کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔

ربوہ میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر ایک قادیانی گرفتار

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں کرکے کلمہ کی توہین کرنے پر قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ پولیس نے ایک قادیانی ڈاکٹر غلام حسین کو کالج روڈ ربوہ پر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے اور کتابچے فروخت کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸۔ بی اور ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کرکے گرفتار کرلیا ہے۔ اس کے قبضہ سے کتابچے، اشتہار، دعائیہ خواتین اور افضل الذکر کلمہ طیبہ برآمد ہوئے تھے۔ جب کہ چند روز قبل بھی ایک قادیانی فضل احمد ولد امیر علی قادیانی محلہ دارالقیوم ربوہ کو کیلنڈر جن پر مرزا قادیانی کے شعر اور کلمہ طیبہ لکھا تھا فروخت کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان گرفتار کرلیا تھا۔ اور مقدمہ نمبر ۲۳۶ اور مقدمہ نمبر ۵۴ تھانہ ربوہ میں درج کرلئے گئے ہیں۔ انہوں نے ربوہ کی انتظامیہ سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے دیگر قادیانیوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔

لاہور میں بم کا دھماکہ قادیانی سازش ہے

ابوظہبی (پ ر) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرام رض

ابوظہبی شیخ محمد ساجد اعوان و دیگر احباب نے لاہور میں ۲۳ مارچ کو نامور خطیب و متاز عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کے ساتھیوں پر قاتلانہ حملے کی زبردست مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ضرور قادیانی لابی کا ہاتھ ہے۔ اس لئے حکومت سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اس دھماکہ میں ملوث تمام مجرموں کی گرفتاری فوری طور پر عمل میں لاکر ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ تاکہ علماء کرام بے خوف و خطر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے سکیں۔

اپریل ۱۲ء

قادیانی عورت کی لاش مسلم قبرستان میں دفن نہیں ہونے دی گئی

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) نواحی بستی میں گزشتہ دنوں مقامی مسلمانوں کے احتجاج پر قادیانی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا تھا۔ واقعات کے مطابق نواحی بستی گوندی کھوجروالی میں قادیانی عورت کی لاش دفنانے کے لیے مسلمانوں نے زبردست مزاحمت کی، بعد ازاں مقامی مجسٹریٹ جناب نعیم صدیقی کی مداخلت پر قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے باہر اراضی میں دفن کر دیا گیا۔

ٹی آئی کالج ربوہ سے قادیانی لٹریچر نکالا جائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت مذہبی امور اور صوبائی سیکرٹری تعلیم پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیت مذہب کی تبلیغ بند کرنے کے لیے گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کی لائبریری سے تمام قادیانی لٹریچر نکال کر جلا دیا جائے اور گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ کی حدود میں پڑا ہوا مرزائیت کے بارے میں لٹریچر اور اخبار الفضل کے سابقہ تمام شمارے تلف کر دیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ۱۹۷۲ء کو ربوہ کے تمام تعلیمی ادارے گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیے گئے جبکہ قادیانی مذہب کا تمام لٹریچر ان اداروں کی لائبریریوں میں پڑا رہا، بعد ازاں دسمبر ۱۹۷۳ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور ۲۶ ر اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قبل ازیں مجلس کی تحریک پر ٹی آئی سکول ربوہ کی لائبریری سے قادیانی کتب اٹھا کر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن جھنگ کے دفتر پہنچا دی گئیں۔ اب ٹی آئی کالج کی لائبریری میں موجود قادیانی لٹریچر کی فہرست تیار کی جارہی ہے۔ اسی طرح گرلز ہائی سکول سے بھی لٹریچر اٹھایا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ ٹی آئی کالج ربوہ کے قادیانی پروفیسروں کو ریٹائرڈ کر دیا جائے تاکہ ان کی تبلیغ بند ہو سکے۔

مجاہد ختم نبوۃ رانا عبدالمجید کی اہلیہ کا انتقال

گزشتہ دنوں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا رانا عبدالمجید صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم دفتر مولانا اللہ وسایا، مجلس ننکانہ کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی نے تعزیت کے پیغامات بھیجے اور دعا کی اللہ تعالیٰ اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عالمی مجلس واربرٹن کے دفتر کا افتتاح

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واربرٹن کے دفتر کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک عظیم الشان تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا آغاز مولانا محمد صدیق صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ محمد صادق رحمانی آف ننکانہ نے نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لاہور کے جناب طاہر رزاق نے فرمایا کہ واربرٹن کے شہری خوش قسمت ہیں کہ ان کے ہاں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور گستاخ رسول قادیانیوں کی سرکوبی کے لیے ایک دفتر کا قیام عمل میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نوجوان ہی ملک وملت کا سرمایہ ہیں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ حضرت معاذؓ اور معوذؓ کی سنت پر چلتے ہوئے قادیانیوں کی سرکوبی کریں گے۔ آخر میں تقریب کے مہمان خصوصی جناب حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہوش کے ناخن لو۔ جن لوگوں کا جہاد پر ایمان ہی نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تم نے فوج میں شامل کر رکھا ہے۔ دعائے خیر کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر میں تقریب کے شرکاء کو ایک پرتکلف عشائیہ دیا گیا۔ اس سے پیشتر ایک ہنگامی اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واربرٹن کے مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔ صدر محمد اقبال، ناظم رانا محمد نیاقت علی، نائب ناظم محمد طارق، ناظم تبلیغ مولوی محمد بشیر، سیکرٹری نشر واشاعت محمد جمیل، خازن محمد عامر، رابطہ محمد رزاق اور سرپرست اعلیٰ چوہدری محمد ارشد صاحب۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر اور انکے رفقاء کی شہادت پر اظہار افسوس

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوت سرگودھا، تحریک خدام اہلسنت، تحریک دفاع صحابہؓ، جمعیت علماء اسلام، جمعیت طلباء اسلام اور جمعیت اہلحدیث کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد بلاک نمبر ۱ میں ہوا۔ اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سانحہ لاہور مرزائیوں اور تخریب کاروں کی ملی بھگت ہے۔ مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ شہید کی وفات کارکنان ختم نبوت کے لیے عظیم صدمہ ہے۔ ہر دو حضرات کی خدمات مسئلہ ختم نبوت پر بیش بہا ہیں۔ حکومت نے اگر بروقت نوٹس لیا اور مجرمان کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا تو ملکی حالات سنگین نتائج کا شکار ہوں گے، جس کا ازالہ ناممکن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وقت مولانا اسلم قریشی کی طرح کب تک خونخوار قاتلوں کو پکڑنے میں ٹال مٹول سے کام لیتی رہے گی۔ آخر ان حکمرانوں کو اس رویہ کی وجہ سے کیفر کردار تک پہنچنا پڑے گا۔ اس اجلاس میں شہر کی دیگر تنظیمیں بھی شریک ہوئیں۔

ضلع بہاولنگر کا قدیمی سب سے بڑا فعال و متحرک اور مسلک علماء دیوبند کا ترجمان ادارہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی (رجسٹرڈ)

آپ کی زکوٰۃ، صدقات وعطایا کا سب سے بہترین مصرف ہے

ادارہ ہٰذا میں ۹۰۰ طلباء ۲۵ ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تین صد کے قریب بیرونی طلباء ہیں جنکی خوراک پوشاک، علاج معالجہ و دیگر اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔ بارہ لاکھ روپیہ نقد اور پندرہ صد من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف اور حفظ و ناظرہ تجوید القرآن کے علاوہ فاضل عربی، فاضل فارسی کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ ہٰذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ علاقہ ہٰذا کئی سالوں سے سیم و تھور کی زد میں آیا ہوا ہے۔ مزید برآں بارشوں و ژالہ باری کی تباہ کاریوں نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے جس سے اہل علاقہ خود بڑے پریشان ہیں۔ اندریں حالات مدرسہ کی مالیات بھی شدید متاثر ہوئی ہیں اور مدرسہ کافی مقروض ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہٰذا کا ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے جس میں پندرہ ہزار کے قریب مختلف موضوعات پر مشتمل قدیم و نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔ سیم و تھور کی وجہ سے کتب خانہ کی پرانی عمارت خستہ ہو چکی ہے نئی عمارت زیر تجویز ہے جس پر پانچ لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ ہے۔ مدرسہ ہٰذا ۱۹۲۷ء سے قائم ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مولانا اعزاز علی صاحبؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ، مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا سلیم اللہ خان جیسی عظیم شخصیات تشریف لا کر ادارہ کو خراج تحسین اور اس کی علمی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں اپنی زکوٰۃ و خیرات و عطایا سے ادارہ ہٰذا کی بھرپور امداد فرمائیں۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک فقیر والی ۱۱۳ ہے

محمد قاسم قاسمی مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر پاکستان

مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری دینی ادارہ ۱۳۸۶ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ وناظرہ وتجوید، فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے، محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی ومقامی طلباء کی کثرت تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے۔ اور اب مدرسہ ہٰذا میں ایک عالیشان مسجد زیر تعمیر ہے جس کی لاگت کا اندازہ تقریباً دو لاکھ روپیہ ہے۔ اہل خیر حضرات کے لیے ذخیرہ آخرت کا سنہری موقعہ ہے۔

محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دارالعلوم مدنیہ کوٹ اڈو ایک دینی درسگاہ ہے اس لیے ہر قسم کی اعانت وامداد کی مستحق ہے۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں محمد یوسف بنوری ۱۶ رمضان المبارک ۹۶ھ

رابطہ کے لیے پتہ: محمد مسعود مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ

کتاب "ایمان پرور یادیں"

پیر مہر علی شاہ گولڑوی، علامہ انور شاہ کشمیری، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری، علامہ ابوالحسنات قادریؒ، خواجہ قمرالدین سیالویؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد علی جالندھری، پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ، مولانا ظفر علی خان، مفکر اسلام حضرت علامہ اقبالؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمود، آغا شورش کشمیریؒ، مولانا تاج محمودؒ اور دیگر مجاہدین ختم نبوتؒ کے ایمان پرور تذکرے شہدائے ختم نبوت کے وجد آفریں واقعات جن کے مطالعہ سے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔

مرزائی نوازوں کے ہولناک اور عبرت ناک انجام جنہیں پڑھ کر دل کانپ اُٹھتا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ ہر مجاہد ختم نبوت کے لیے اشد ضروری ہے۔

مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے قلم سے

صفحات ۹۲، سفید کاغذ، بہترین چھپوائی، آرٹ پیپر پر دیدہ زیب ٹائٹل

صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر آج ہی منگوایئے

شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریکوروڈ ٹنکا نہ صاحب ضلع شیخوپورہ

علماء کرام کی شہادت پر اظہار تعزیت

نیو مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع انسہرہ کے ممتاز راہنماؤں نے صوبہ سرحد کے معروف عالم حضرت مولانا محمد طاہر صاحب آف پنج پیر اور علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور دیگر حضرات جو بم کے دھماکے میں شہید ہو گئے۔ ان حضرات کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ تعزیت کرنے والوں میں حضرت مولانا عبدالحی، مولانا محمد عبداللہ خالد، مولانا محمد مظفر اقبال قریشی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھیل، مولانا سید اسرار الحق شاہ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھیل، مولانا قاضی محمد مشتاق، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا قاری فضل ربی اور دیگر بہت سے علماء کرام نے دلی صدمہ کا اظہار کیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لورکھیل کے ناظم نشر واشاعت قاری سید محمد شاہ نے بھی ان حضرات کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور دعائے مغفرت کی

انجمن سپاہ صحابہؓ تحصیل کروڑ کے انتخابات

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) انجمن سپاہ صحابہؓ کے صدر جناب قاری منور حسن لیہ کے زیر صدارت اجلاس عید گاہ میں منعقد ہوا جس میں عہدہ داروں کا چناؤ کیا سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف منظور درانی، صدر محمد افضل علوی، نائب صدر اول حبیب الرحمٰن، نائب صدر دوئم محمد ضیاالحق خان، نائب صدر سوئم محمد اسماعیل خان خٹک جنرل سیکرٹری فضل محمود زبیری، ڈپٹی جنرل سیکرٹری قاری غازی خان جوائنٹ سیکرٹری محمد زاہد، سیکرٹری نشرواشاعت محمد رؤف، سالار اول اعجاز احمد، سالار دوئم، محمد رفیق، سالار سوئم محمد عابد شہزاد، ناظم مالیات محمد رمضان ارشد، مشیر قانونی خان عبدالقیوم خان مقرر کئے گئے ہیں۔

بقیہ:۔ ضرب خاتم

الجھنیں حل طلب

اگر بالفرض انگریزی حکومت کی اطاعت ضروری تھی تو یہ حکم تو صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ہونا چاہیے تھا۔ اس فتوے کو تمام عرب ممالک مصر، شام، کابل، روم میں پہنچانے کی کیا تک ہے؟ ۵۔ ۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی میں بالفرض اگر مسلمانوں نے غلطی بھی کی تھی تو اس غلطی کا ازالہ یہ ہے کہ غلطی کرنے والے مسلمانوں کی مخالفت اس قدر کی جائے کہ ان کے دشمن کو پچاس گھوڑوں اور نوجوانوں کے ساتھ مدد دی جائے اور مسلمانوں کی ہلاکت کا سامان مہیا کیا جائے (جیسا کہ مرزا نے تریاق القلوب ص۳۵ پر اپنے والد کا یہ غلیظ فعل نقل کر کے اس کو سراہا ہے)

دشمن پر حملہ کرنے میں خواہ مخواہ پہل کرنے کی اجازت تو اسلام میں پہلے بھی نہ تھی پھر آخر مرزا نے منسوخ کس چیز کو کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بابت مرزا قادیانی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، مرزا کا نام نہیں لیا بلکہ نقشہ کھینچ کر رکھ دیا فرمایا

لا یزال الجہاد حلوا خضرا ما ...... او صدقۃ اھل الارض جمیعاً۔

"جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے سبزہ اگتا رہا۔ ایک گروہ مشرق کی طرف سے اٹھے گا۔ جو کہے گا کہ اللہ کی راہ میں جہاد نہیں ہے وہی لوگ آگ کا ایندھن ہے اور اللہ کی راہ میں ایک دن جہاد کرنا تمام دنیا کے صدقے سے بہتر ہے۔" (مسند احمد)

میرے آقا و مولیٰ مدینہ میں بیٹھ کر یہ حدیث بیان کر رہے ہیں قادیان وہاں سے سیدھا مشرق کو ہے مرزائی بتائیں کہ اس حدیث کا مصداق مرزا کے علاوہ کون ہے؟

بقیہ:۔ اسلامی نظام عدل

محض اس لیے قائم نہیں ہو سکتا کہ اس کے جج شریعت کا علم نہیں رکھتے۔ ایں چہ بوالعجبی است! انہیں چاہیئے کہ دینی مدارس میں داخلہ لیں، علماء کے سامنے زانوے تلمذ طے کریں تا کہ انہیں شریعت کا علم دیا جا سکے یا پھر عدالتوں میں علماء کا تقرر بطور جج کیا جائے

شق ۲ جو انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ پر شریعت کی پابندی لازم کرتی ہے اس پر بھی ملک کے بعض "دانشوروں" کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ عدلیہ اور مقننہ کے افراد بھی شریعت کی پابندی کریں۔ یہ تو اس میں (نفاذ شریعت بل میں) بہت بڑی خامی ہے حالانکہ قرآن پاک میں واضح ارشاد ہے کہ "کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے" القرآن اس کا مطلب یہ ہے کہ جو افراد اس ملک میں اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ پہلے اسلام کو خود اپنے اوپر نافذ کریں کیوں کہ جو شخص اپنی ذات پر اسلام نافذ نہیں کر سکتا وہ دوسروں پر اس کے احکامات کیسے نافذ کرے گا؟ اور یہی چیز اسلامی نظام عدل اور معاشرتی امن و امان کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

بقیہ:۔ فضائل صدقات

گا) اور دکھ دینے کا عذاب ان کے پیچھے ہی (وہ تو لگتا نہیں) مفسرین نے اس آیت شریفہ کے ذیل میں بہت سی روایات اس قسم کا ذکر کی ہیں کہ یہ حضرات رات بھر جاں کر مزدوری کماتے اور صدقہ کرتے اور جو کچھ تھوڑا بہت گھر میں ہو وہ ان کی نگاہ میں صدقہ کے واسطے ہوتا تھا۔ مجبوری کے درجہ میں کچھ خود بھی استعمال کر لیا۔

بقیہ:۔ الہامی زندگی اور موت

تاریخ وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اور قمری سال وفات ۱۳۲۶ھ کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرزا صاحب اپنی تاریخ وفات اور سال وفات کے اندر ابہام خود طلب تھے کیونکہ ۲۶+۲۶=۵۲ بنتے ہیں جو اعداد طلب ہیں۔

بقیہ:۔ خط کا جواب

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جون ۱۹۰۶ء)

بعض اوقات قریب قریب سو سو دفعہ دن رات میں پیشاب آتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۲۰۱)

اکثر بیٹھے بیٹھے رنگین ہو جاتی ہے"

(مکتوب احمدیہ جلد ۵ ن ۲ ص۸۸)

"حضرت صاحب کی تمام تکلیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا"

(رسالہ ریویو مئی ۱۹۲۷ء)

یہ مرزا قادیانی پر مسلط خدائی عذابوں کی مختصر جھلک تھی ان میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مفتری اور کذاب نے ان خدائی عذابوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے افیون بھی کھائی اور شراب بھی پی آخر میں ایک اور عذاب جو مرزا قادیانی نے خود مانگا تھا اور وہ تھا ہیضہ، جس کی وجہ سے وہ نکے اور پاخانے کے درمیان گر کر مر گیا "سچ کہا ہے کسی نے۔

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی
ڈر اس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

اگر اس سلسلہ میں مزید کچھ وضاحت مطلوب ہو یا طالبات کی فہرست ہو تو بندہ خدمت کے لیے حاضر ہے۔

(جاری ہے)

رُوح افزا
اس کی سب سے اچھی تعریف یہ ہے کہ
"یہ سب سے اچھا ہے"
مشروبِ مشرق رُوح افزا کی یہ تعریف بے شمار باذوق شائقین کی پسندیدگی کی سند ہے۔
رُوح افزا کی فروخت دوسرے تمام شربتوں کی مجموعی فروخت سے کہیں زیادہ ہے
...یہ اس کی تعریف کا عملی ثبوت ہے۔
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں سب سے اچھا
رُوح افزا
رُوح پاکستان۔رُوح افزا
راحت جان۔رُوح افزا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
خدمت خلق رُوحِ اخلاق ہے

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے منصوبے اور پروگرام ،

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمّد صاحب مدظلہٗ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی ، قادیانی فتنوں کی سرکوبی ، باطل قوتوں کا مقابلہ ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کردیئے ہیں ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون وبیرون ملک مجلس کے مبلغ ، دفاتر ، مدارس ، مساجد ، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ ، دار المبلغین ربوہ ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جارہے ہیں۔ اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصّہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمّد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی